عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

قیمت ۷ روپے

جلد: ۲۷ | ۱۷ تا ۲۵ / ربیع الاول ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ / مارچ ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۱۲

... اور اب توہینِ قرآن فلم!

صفات و مناقب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

قانونِ توہینِ رسالت میں کمزوریاں

ایک سوال؟

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http//WWW.khatme-nubuwwat.org
http://WWW.khatme-nubuwwat.com

قادیانی وکیل کو ووٹ دینا

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں:

ہمارے ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نواب شاہ کے الیکشن میں ایک نائب صدر کے لئے قادیانی امیدوار چنا گیا ہے، اس سلسلہ میں آپ سے گزارش ہے کہ اس اہم معاملہ پر فتویٰ دیں یا اس کی شرعی حیثیت کی وضاحت کریں؟

کیا کوئی مسلمان کسی قادیانی کو ووٹ دے سکتا ہے، تو پھر اس کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟ کسی قادیانی کو ووٹ دینا جائز ہے یا حرام؟

یہ مسئلہ اس لئے معلوم کیا جارہا ہے تاکہ مسلمانوں کو یہ معلوم ہوجائے کہ قادیانی کو ووٹ دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ سائل

سیّد حسن طارق ایڈووکیٹ

مولانا سعید احمد جلال پوری

ج:...... قادیانی مرتد اور زندیق ہیں اور مرتد وزندیق مسلمانوں کا نمائندہ نہیں بن سکتا، لہٰذا کسی قادیانی کو اپنا نمائندہ بنانا یا اس کو مسلمان وکلاء کا سربراہ بنانا اور اس کو مسلمانوں پر مسلط کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ لہٰذا جو لوگ کسی قادیانی کو نائب صدر کے لئے منتخب کررہے ہیں، جس طرح وہ مجرم وگناہگار ہیں، اسی طرح جو لوگ اس قادیانی کو ووٹ دیں گے، وہ بھی مجرم وگناہگار ہوں گے، کیونکہ ووٹ دراصل ایک قسم کی گواہی اور شہادت ہے اور قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں اور کسی باغیٔ رسالت مآب کے لئے ووٹ کے ذریعے یہ گواہی دینا کہ یہ اچھا آدمی ہے یا یہ شخص مسلمان وکلاء کی جماعت کے نائب صدر بننے کے لائق ہے۔ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں آپؐ کے باغیوں سے دلی وابستگی کی علامت ہے اور جو محروم القسمت شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر آپؐ کے دشمنوں سے تعلقات استوار کرے یا ان کو اچھا سمجھے یا اچھا کہے ایسے شخص پر نہ صرف یہ کہ کل قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہوگی بلکہ اندیشہ ہے کہ اس کا حشر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کے ساتھ نہ ہو۔

پھر اگر بالفرض وہ قادیانی مسلمان وکلاء کے ووٹ سے اس عہدہ پر فائز ہوگیا اور اس عہدہ سے فائدہ اٹھا کر اس نے اپنے باطل مذہب کی تبلیغ کی یا اس سے قادیانیوں کو فائدہ پہنچایا، یا مسلمانوں کو دینی اور مذہبی اعتبار سے نقصان پہنچایا تو اس کی ان تمام بدعملیوں میں وہ تمام وکلاء بھی برابر کے شریک تصور ہوں گے جن کے ووٹوں سے یہ ملعون منتخب ہوا ہوگا۔

اس تفصیل کے بعد اب مسلمان وکلاء کو سوچ لینا چاہئے کہ اگر ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت ہے یا وہ کل قیامت کے دن قادیانیوں کے کیمپ میں نہیں اٹھنا چاہتے، یا اگر وہ چاہتے ہیں کہ قادیانی وکیل کی ارتدادی سرگرمیوں میں حصہ دار نہ بنیں، تو ان کو اس قادیانی وکیل کو نائب صدر کے لئے ووٹ نہیں دینا چاہئے۔

اس سب سے ہٹ کر اللہ، رسولؐ اور پوری امت کا اجماع اور متفقہ فیصلہ ہے کہ جو شخص شعائر اسلام کی توہین وتنقیص کرے یا حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی اہانت کرے یا اپنے کفریہ عقائد کو اسلام باور کرائے، اس سے کسی قسم کا لین دین اور تعلق رکھنا حرام اور ناجائز ہے، چہ جائیکہ ایسے شخص کو اپنی جماعت کا نائب صدر بنایا جائے۔

لہٰذا دین دار اور مسلمان وکلاء کو چاہئے کہ وہ اپنی دنیا وآخرت کو برباد کرنے کے بجائے اس وکیل کی بھرپور مخالفت کریں اور اس کی جگہ کسی اچھے دین دار مسلمان کا انتخاب کریں، ورنہ دنیا وآخرت میں ذلت ان کا مقدر ہوگی۔

☆☆..........☆☆

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس

جلد: ۲۷ ۱۷ تا ۲۵ / ربیع الاول ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ / مارچ ۲۰۰۸ء شمارہ: ۱۲

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری

علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

عبداللطیف طاہر — مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

کمپوزنگ

محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

...اور اب توہین قرآن فلم!	۳	اداریہ
درس حدیث	۶	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
خاتم النبیین ﷺ ..... صفات و مناقب	۷	مولانا مفتی محمد شفیعؒ
سیرت نبویؐ میں رحمت کی جھلکیاں	۱۱	ڈاکٹر خلیل الدین شجاع الدین
قانون توہین رسالت میں کمزوریاں؟	۱۴	مولانا سعید احمد جلال پوری
ناموس رسالت	۱۸	اُم یوسف
سامراجی نبی کے دعاوی	۱۹	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
ایک سوال؟	۲۲	جمال عبداللہ عثمان
خبریں	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۴۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، ۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

...اور اب توہینِ قرآن فلم!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

مغربی ممالک اور یورپ کے دریدہ دہن و بدباطن اخبارات کی جانب سے توہین آمیز خاکے دوبارہ شائع کرنے کے خلاف پوری اسلامی دنیا اور خصوصاً اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احتجاج جاری ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جماعت اسلامی، جمعیت علمائے پاکستان، سنی تحریک، شیعہ علما کونسل، متحدہ طلباء محاذ، جماعۃ الدعوۃ پاکستان، جمعیت علماء اسلام سمیت دیگر سیاسی و مذہبی جماعتوں کے تحت مظاہروں اور ریلیوں کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ سرکاری سطح پر بھی وزارتِ خارجہ، اسلامی نظریاتی کونسل، سینیٹ اور مستقبل کے حکمرانوں نے اس سوقیانہ اقدام کی مذمت کی ہے، اور تاجروں، وکلاء، طلباء حتیٰ کہ مسیحی برادری نے بھی توہین رسالت پر مبنی خاکوں کی اشاعت پر اپنے غم وغصہ کا اظہار کیا، پاکستان بھر میں توہین رسالت کے اس اقدام کے خلاف ہڑتال کی گئی، ڈنمارک اور دیگر مغربی ممالک کی اس مذموم حرکت اور درندگی پر مسلمانانِ عالم سراپا احتجاج ہیں۔ مگر تادم تحریر اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا، بلکہ ان ممالک کے گستاخ ''اظہار رائے کی آزادی'' کی آڑ میں مسلمانوں کے جذبات کو درخور اعتناء نہ جانتے ہوئے اپنے موقف پر قائم ہیں۔

دراصل یورپی ممالک میں ''آزادی'' کا مفہوم بہت وسیع ہے جس مادر پدر آزاد معاشرہ میں شرم وحیاء اور اخلاق وشرافت کا تصور ناپید ہو، جہاں ماں، بہن، بہو، بیٹی سے بلاامتیاز جانوروں کی طرح جنسی تقاضے پورے کرنے پر کوئی پابندی نہ ہو، بلکہ جہاں چاہا منہ مارا، جس کے تھان پر چاہا قبضہ جمالیا۔ جہاں ہم جنس پرستی کو قانونی حیثیت حاصل ہو جہاں منچلی گوریاں اپنے سدھائے ہوئے کتوں کو مردوں سے زیادہ وفادار سمجھتی ہوں، جہاں کتوں، گدھوں اور خنزیروں کے ساتھ شادی کے لئے ''شادی دفتر'' قائم ہوں، جہاں شراب اور سور کے گوشت نے دیوثیت کو ''چار چاند'' لگا دیئے ہوں، چنانچہ ڈنمارک کے ساحلوں، تفریحی مقامات اور مخصوص باغات میں ان منحوسوں کو ''لباسِ فطرت'' میں ملبوس، فطرت کی حدود وقیود سے بے نیاز، شہوت رانیوں میں مشغول دیکھا جاسکتا ہے اور جہاں ایسے بے ہودہ اور شرمناک ماحول میں ناجائز اولاد کو اپنے اصلی باپ کی تلاش میں ڈی این اے کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

آپ ہی بتلایئے کہ عزت وشرافت کے مفہوم سے ناآشنا مغرب کو اسلام، اسلامی اقدار، اللہ ورسول کی عظمت وناموس کا احساس کیسے ہوسکتا ہے؟ ان نفسیاتی مریضوں کے معدے سے خارج ہونے والی سرانڈ سے خوشبو کی توقع ہی عبث ہے۔ ان کی شقاوت وبدبختی روز افزوں ہے۔

ایک اخباری اطلاع کے مطابق ہالینڈ کے متعصب رکن پارلیمنٹ گریٹ وائلڈرز نے قرآن پاک کے خلاف ۱۵ منٹ کی فلم ''فتنہ'' تیار کی ہے، جسے وہ

رواں ماہ میں ریلیز کرنے کا خواہشمند ہے۔ ہالینڈ کے سفیر کو دفتر خارجہ میں طلب کر کے احتجاجی یادداشت پیش کی گئی ہے۔ خبر ملاحظہ ہو:

”اسلام آباد (نمائندہ جنگ، اے پی پی) پاکستان نے ہالینڈ کے رکن پارلیمنٹ گریٹ وائلڈر کی متنازع فلم پر شدید احتجاج کرتے ہوئے پاکستان میں ہالینڈ کے سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے احتجاجی یادداشت پیش کی ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان محمد صادق نے بدھ کو پریس بریفنگ کے دوران بتایا کہ وائلڈر کی قرآن مجید مخالف فلم اس کی متعصب سوچ کی عکاسی کرتی ہے، اس کا اظہار رائے کی آزادی کے حق سے کوئی لینا دینا نہیں۔ اظہار رائے کی آزادی اور توہین کے لائسنس کے درمیان فرق رکھنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے غیر ذمہ دارانہ اقدامات سے مختلف تہذیبوں کے درمیان ہم آہنگی بڑھانے کی مشترکہ کوششوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس فلم کی خبر نے دنیا بھر میں مسلمانوں میں غم وغصہ پیدا کیا ہے۔ ڈنمارک کے توہین آمیز خاکے اور وائلڈر کی اس فلم جیسے متعصب اور توہین آمیز اقدامات نفرت کی سیاست کو فروغ دینے اور یورپ میں اسلام مخالف نظریات کو ہوا دینے کے مترادف ہیں، ان کا کوئی بھی جواز پیش نہیں کیا جاسکتا۔ ترجمان نے کہا کہ پاکستان نے اس معاملہ کو برسلز، ویٹی کن اور ہیگ میں اٹھایا ہے، پاکستان میں ہالینڈ کے سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے اس فلم کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا ہے اور انہیں احتجاجی یادداشت پیش کی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان اس معاملہ پر دیگر اسلامی ممالک کے ساتھ بھی رابطہ میں ہے اور یہ معاملہ سینی گال میں ہونے والی او آئی سی سربراہ کانفرنس میں بھی زیر غور آئے گا۔“

(روزنامہ جنگ کراچی ۶/مارچ ۲۰۰۸ء)

پاکستان کے علاوہ دوسرے اسلامی ممالک کی طرف سے بھی ہالینڈ سے متنازع فلم کی نمائش روکنے کی اپیلیں کی جارہی ہیں تاہم محسوس یہ ہوتا ہے کہ ان دونوں ممالک کی حکومتیں مسلمانوں کے احتجاج کو کوئی اہمیت دینے کے موڈ میں نہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق مسلم ممالک کے ۳۰ سفیروں نے بھی ہالینڈ کے وزیر خارجہ سے ملاقات کر کے اس شرانگیز فلم کے خلاف احتجاج کیا ہے، مگر تاحال نتیجہ صفر ہے، چنانچہ خبر ملاحظہ ہو:

”دی ہیگ (آن لائن) مسلم ممالک کے ۳۰ سفیروں نے ہالینڈ کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی ہے جس میں قرآن مجید کے خلاف بنائی جانے والی شرانگیز فلم پر شدید احتجاج کیا ہے۔ ہالینڈ کے وزیر خارجہ کی طرف سے جاری بیان کے مطابق یہ ملاقات او آئی سی کی درخواست پر کی گئی ہے، جبکہ متعدد اسلامی ممالک نے اس فلم کو دکھانے پر نیدرلینڈ کے معاشی بائیکاٹ کی دھمکی دے رکھی ہے۔ ہالینڈ کی وزارت خارجہ کے ترجمان میکسائم وڈیکن نے بتایا کہ ان ۳۰ سفیروں میں سے کچھ ہالینڈ میں تعینات ہیں اور بعض ہمسایہ ملک بیلجیئم میں تعینات ہیں۔“

(روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۸/مارچ ۲۰۰۸ء)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہود ونصاریٰ اور ان کے گماشتے دنیا بھر میں جنگ وجدل اور شرانگیزی جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کی معظم ومحترم ہستیوں کی توہین اور شعائر اسلام کے خلاف متعصبانہ رویہ روا رکھنے پر مصر ہیں۔ حالانکہ تاریخ شاہد ہے کہ مسلمان مذہبی رواداری کے قائل ہیں، تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت ومحبت مسلمانوں کا جزو ایمان ہے اور ان کے لئے کسی نبی کی توہین وتنقیص کا تصور محال ہے۔

چنانچہ موجودہ حالات میں مسلم امہ اپنے نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص اور یورپی ممالک کی ان انتہائی نازیبا اور گھناؤنی حرکات کے سبب انتہائی دکھ اور کرب میں مبتلا ہے۔ گزشتہ حالات کے پیش نظر یہ بات عیاں ہے کہ انفرادی احتجاجوں اور مذمتی قراردادوں سے اس درندگی کے سامنے بند باندھنا ازبس مشکل ہے۔ لہٰذا تمام اسلامی ممالک کو مشترکہ پلیٹ فارم سے اس کا سدباب کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلم دنیا ان ممالک کی مصنوعات کے بائیکاٹ پر متفق ہوجائیں تو یہ ہتھیار بہت جلد کارگر اور موثر ثابت ہوگا۔ او آئی سی سربراہ کانفرنس کو بھی اپنا کردار ادا کرتے ہوئے ان ممالک سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا فیصلہ کرنا چاہئے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

درسِ حدیث

کھانے کے آداب واحکام

بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے، اور نہ بائیں ہاتھ سے پیئے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔"

(ترمذی ج:۲، ص:۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے چند آداب بیان فرمائے ہیں جو فطرتِ انسانی کے موافق ہیں، جن کے ذریعے کھانے کی برکتیں نصیب ہوتی ہیں اور کھانا قربِ خداوندی کا ذریعہ بن جاتا ہے، اور ان آداب کی رعایت سے اخلاقِ فاضلہ میسر آتے ہیں اور اعمالِ صالحہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

ان آداب میں سے ایک ادب یہ ہے کہ کھانا اور پینا دائیں ہاتھ سے ہونا چاہئے، بائیں ہاتھ سے نہیں، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے، لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دائیں ہاتھ سے کھانے پینے کا حکم فرمایا تا کہ ان کا کھانا پینا فطرتِ انسانی کے مطابق ہو، اور بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کو منع فرمایا تا کہ ان کا یہ عمل شیطانی فطرت کے مطابق نہ ہو، گویا دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا اور پینا حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی ہے، جو کہ صحیح انسانی فطرت کے ترجمان تھے، اور بائیں ہاتھ سے کھانا اور پینا شیطان کی تقلید ہے، جو انسانی فطرت کی ضد ہے، دائیں ہاتھ کو حق تعالیٰ نے اچھے کاموں اور اچھی چیزوں کے لئے پیدا کیا ہے، اور بائیں ہاتھ کو گندی چیزوں کے صاف کرنے کے لئے بنایا ہے، مثلاً ناک صاف کرنا، استنجا وغیرہ۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا داہنا ہاتھ وضو اور کھانے کے لئے تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بایاں ہاتھ استنجا کرنے کے لئے اور ایسی چیزوں کے لئے جن سے کراہت آتی ہے (مثلاً: ناک صاف کرنا وغیرہ)۔ (مشکوٰۃ ص:۴۲)

لہٰذا کھانے پینے کے لئے دائیں ہاتھ کا استعمال صحیح انسانی فطرت ہے، اور اس کے لئے بائیں ہاتھ کا استعمال انسانی فطرت کے خلاف اور شیطانی فطرت کے موافق ہے، پس جو شخص دائیں ہاتھ کے بجائے بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کا کام لے گا وہ اولیاء الرحمٰن میں سے نہیں، بلکہ اولیاء الشیطان میں شامل ہے۔ قرآن کریم میں ہے کہ: "شیطان اپنے دوستوں کو نور سے ظلمت کی طرف نکالتا ہے۔" ظاہر ہے کہ جس شخص کو دائیں بائیں کی بھی تمیز نہ رہے، کھانے اور استنجے کے درمیان بھی فرق نہ کر سکے وہ سراسر تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے، اور شیطان جس طرح کھانے پینے کے معاملے میں اس کو اپنی شیطانی فطرت پر چلا کر اندھیروں میں ڈالتا ہے، اسی طرح دوسرے کاموں میں اور دیگر آداب زندگی میں بھی اس کو اپنی اسی شیطانی فطرت پر چلائے گا، اسی بناء پر ہماری شریعت نے جو انسانی فطرت کی اعلیٰ ترین ترجمان ہے، بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کو مکروہ اور ناپسندیدہ فعل قرار دیا ہے، جیسا کہ دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنے اور استنجا کرنے کو مکروہ اور ناپسندیدہ فعل قرار دیا ہے، اِلّا یہ کہ کسی شخص کو کوئی عذر لاحق ہو تو مجبوری ہے۔

اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ شانہ نے وہ علوم عطا فرمائے جن تک عقلِ انسانی کی رسائی نہیں، مثلاً: فرشتوں کے اخلاق و عادات، شیطان کے اوصاف و اطوار اور انسانی فطرت کے اخلاق و آداب کا علم عظیم عطا فرمایا تھا اور یہ علم، علمِ نبوت ہے کہ ساری انسانیت اس علم کے حصول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محتاج ہے کہ علمِ عظیم جو انسانیت کی فلاح و بہبود کا ضامن ہے، صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعہ ممکن ہے، کیونکہ محض عقل سے یہ چیزیں معلوم نہیں ہوسکتیں، پس مبارک ہیں وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑیں، ان علوم کی قدر پہچانیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو سرمایۂ صد افتخار سمجھیں اور بہت ہی بدقسمت اور محروم ہیں وہ لوگ جو اس چشمۂ فیض سے محروم رہیں۔

☆☆..........☆☆

جب مغرب کی اذان ہو تو یہ دعا پڑھیں

"اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ"۔ (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ......: "اے اللہ یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں سو تو مجھے بخش دے۔"

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم صفحات و مناقب

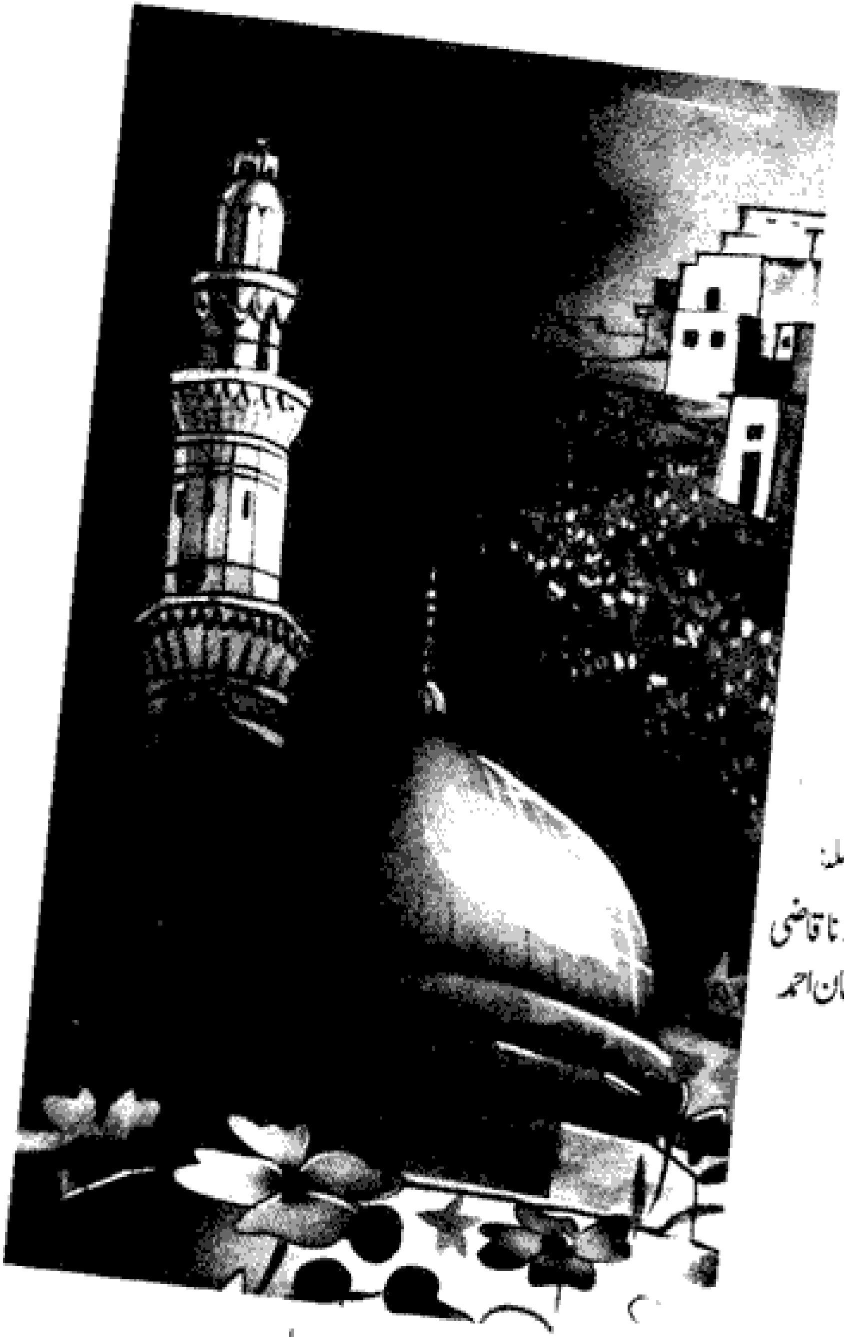

مرسلہ: مولانا قاضی احسان احمد

"وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں اُس رسول کی جو نبی امی ہے کہ جس کو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ حکم کرتا ہے ان کو نیک کام' منع کرتا ہے بُرے کام سے اور حلال کرتا ہے ان کے لئے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر حرام چیزیں اور اتارتا ہے ان پر سے ان کے بوجھ اور وہ قیدیں جو ان پر تھیں' جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی رفاقت کی اور اس کی مدد کی اور تابع ہوئے اس نور کے جو اس کے ساتھ اترا ہے وہی لوگ پہنچے اپنی مراد کو۔" (الاعراف)

جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ اپنے پاس تورات وانجیل لکھا ہوا پاتے ہیں (جن کی صفت یہ بھی ہے کہ) وہ ان کو نیک کاموں کا حکم فرماتے ہیں اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال بتلاتے ہیں (گو وہ پہلی شرائع میں حرام تھیں) اور گندی چیزوں کو (بدستور) ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو (پہلے شرائع میں) بوجھ اور طوق (لدے ہوئے) تھے (یعنی سخت اور شدید احکام جن کا ان کو پابند کیا ہوا تھا) ان کو دور کرتے ہیں (یعنی ایسے سخت احکام ان کی شریعت میں منسوخ ہوجاتے ہیں) سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان

مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

کے ساتھ بھیجا گیا ہے (یعنی قرآن) ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں (کہ ابدی عذاب سے نجات پائیں گے)۔

خاتم النبیین محمد مصطفی ﷺ اور ان کی امت کے مخصوص صفات ومناقب:

اس آیت میں ان لوگوں کا پتہ دیا گیا' جو رسول امی ﷺ کا اتباع کریں گے' جس سے معلوم ہوا کہ فلاح آخرت کے لئے ایمان کے ساتھ اتباع شریعت

وسنت ضروری ہے۔ اس جگہ "رسول" اور "نبی" کے دولقبوں کے ساتھ آپ کی ایک تیسری صفت "امی" بھی بیان کی گئی ہے۔

امی کے لفظی معنی: ان پڑھ کے ہیں جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو عام قوم عرب کو قرآن میں امیین اسی لئے کہا گیا ہے کہ ان میں لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم تھا اور امی ہونا کسی انسان کے لئے کوئی صفتِ مدح نہیں بلکہ ایک عیب سمجھا جاتا ہے مگر رسول کریم ﷺ کے علوم و معارف اور خصوصیات اور حالات و کمالات کے ساتھ امی ہونا آپ کے لئے بڑی صفت کمال بن گئی ہے کیونکہ اگر علمی عملی اخلاقی کمالات کسی لکھے پڑھے آدمی سے ظاہر ہوں تو وہ اس کی تعلیم کا نتیجہ ہوتے ہیں لیکن ایک امی محض سے ایسے بیش بہا علوم اور بے نظیر حقائق و معارف کا صدور اس کا ایک ایسا کھلا ہوا معجزہ ہے جس سے کوئی پرلے درجے کا معاند و مخالف بھی انکار نہیں کر سکتا خصوصاً جب کہ آپ کی عمر شریف کے چالیس سال مکہ مکرمہ میں سب کے سامنے اس طرح گزرے کہ کسی سے نہ ایک حرف پڑھا نہ سیکھا ٹھیک چالیس سال کی عمر ہونے پر یکا یک آپ کی زبان مبارک پر وہ کلام جاری ہوا جس کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کی مثال لانے سے ساری دنیا عاجز ہو گئی تو ان حالات میں آپ کا امی ہونا آپ کے رسول من جانب اللہ ہونے اور قرآن کے کلام الٰہی ہونے پر ایک بہت بڑی شہادت ہے اس لئے امی ہونا اگرچہ دوسروں کے لئے کوئی صفت مدح نہیں مگر رسول اللہ ﷺ کے لئے بہت بڑی صفت مدح و کمال ہے جیسے متکبر کا لفظ عام انسانوں کے لئے صفتِ مدح نہیں بلکہ عیب ہے مگر حق تعالیٰ شانہ کے لئے خصوصیت سے صفتِ مدح ہے۔

اس آیت میں چوتھی صفت رسول کریم ﷺ کی یہ بیان فرمائی کہ وہ لوگ آپ کو تورات و انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے یہاں یہ بات قابل نظر ہے کہ قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ آپ کی صفات و حالات کو لکھا ہوا پائیں گے بلکہ "یجدونہ" کا لفظ اختیار کیا گیا جس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کو لکھا ہوا پائیں گے اس میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ تورات و انجیل میں رسول کریم ﷺ کی صفات ایسی تفصیل و وضاحت کے ساتھ ہوں گی کہ ان کو دیکھنا ایسا ہوگا جیسے خود آنحضرت ﷺ کو دیکھ لیا۔

اور تورات و انجیل کی تخصیص یہاں اس لئے کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل انہیں دو کتابوں کے قائل ہیں ورنہ آنحضرت ﷺ کے حالات و صفات کا ذکر زبور میں بھی موجود ہے۔

آیت مذکورہ کے اصل مخاطب موسیٰ علیہ السلام ہیں جس میں ان کو بتلایا گیا ہے کہ دنیا و آخرت کی مکمل فلاح آپ کی امت کے ان لوگوں کا حصہ ہے جو نبی امی خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اتباع کریں جن کا ذکر وہ تورات و انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے۔

تورات و انجیل میں رسول اللہ ﷺ کی صفات اور علامات:

موجودہ تورات و انجیل بے شمار تحریفات اور تغیر و تبدل ہو جانے کے سبب قابل اعتماد نہیں رہی اس کے باوجود اب بھی ان میں ایسے کلمات موجود ہیں جو رسول کریم ﷺ کا پتہ دیتے ہیں اور اتنی بات بالکل واضح ہے کہ جب قرآن کریم نے یہ اعلان کیا کہ خاتم الانبیاء کی صفات و علامات تورات و انجیل میں لکھی ہوئی ہیں اگر یہ بات واقعہ کے خلاف ہوتی تو اس زمانہ کے یہود و نصاریٰ کے لئے تو اسلام کے خلاف ایک بہت بڑا ہتھیار ہاتھ آ جاتا کہ اس کے ذریعہ قرآن کی تکذیب کر سکتے تھے کہ تورات و انجیل میں کہیں نبی امی کے حالات کا ذکر نہیں لیکن اس وقت کے یہود و نصاریٰ نے اس کے خلاف کوئی اعلان نہیں کیا یہ خود اس پر شاہد ہے کہ اس وقت تورات و انجیل میں رسول کریم ﷺ کی صفات و علامات واضح طور پر موجود تھیں جس نے ان لوگوں کی زبانوں پر مہر لگا دی۔

خاتم الانبیاء ﷺ کی جو صفات تورات و انجیل میں لکھی تھیں ان کا کچھ بیان تو قرآن کریم میں بحوالہ تورات و انجیل آیا ہے اور کچھ روایات حدیث میں ان حضرات سے منقول ہے جنہوں نے اصلی تورات و انجیل کو دیکھا اور ان میں آنحضرت ﷺ کا ذکر مبارک پڑھ کر ہی وہ مسلمان ہوئے۔

بیہقی نے دلائل النبوۃ میں نقل کیا ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ اتفاقاً بیمار ہو گیا تو آپ اس کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اس کا باپ اس کے سرہانے کھڑا ہوا تورات پڑھ رہا ہے آنحضرت ﷺ نے اس سے کہا کہ اے یہودی میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی ہے کہ کیا تو تورات میں میرے حالات اور صفات اور میرے ظہور کا بیان پاتا ہے؟ اس نے انکار کیا تو بیٹا بولا: یا رسول اللہ! یہ غلط کہتا ہے تورات میں ہم آپ کا ذکر اور آپ کی صفات پاتے ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ اب یہ مسلمان ہے انتقال کے بعد اس کی تجہیز و تکفین مسلمان کریں باپ کے حوالہ نہ کریں۔ (مظہری)

اور حضرت علی مرتضیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے ذمہ ایک یہودی کا قرض تھا اس نے آ کر اپنا قرض مانگا آپ نے فرمایا کہ اس وقت میرے پاس کچھ نہیں کچھ مہلت دو یہودی نے شدت کے ساتھ مطالبہ کیا اور کہا کہ میں آپ کو اس وقت تک

نہ چھوڑوں گا جب تک میرا قرض ادا نہ کردو‘ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ تمہیں اختیار ہے میں تمہارے پاس بیٹھ جاؤں گا‘ چنانچہ رسول کریم ﷺ اسی جگہ بیٹھ گئے اور ظہر‘ عصر‘ مغرب‘ عشاء کی اور پھر اگلے روز صبح کی نماز یہیں ادا فرمائی‘ صحابہ کرامؓ یہ ماجرا دیکھ کر رنجیدہ اور غضبناک ہو رہے تھے اور آہستہ آہستہ یہودی کو ڈرا دھمکا کر یہ چاہتے تھے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دے‘ رسول اللہ ﷺ نے اس کو تاڑ لیا اور صحابہ کرامؓ سے پوچھا یہ کیا کرتے ہو؟ تب انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس کو کیسے برداشت کریں کہ ایک یہودی آپ کو قید کرے‘ آپ نے فرمایا کہ: ”مجھے میرے رب نے منع فرمایا ہے کہ کسی معاہد وغیرہ پر ظلم کروں‘ یہودی یہ سب ماجرا دیکھ اور سن رہا تھا۔

صبح ہوتے ہی یہودی نے کہا: ”اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد انک رسول اللہ“ اس طرح مشرف باسلام ہو کر اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنا آدھا مال اللہ کے راستہ میں دے دیا اور قسم ہے خدا تعالیٰ کی کہ میں نے اس وقت جو کچھ کیا اس کا مقصد صرف یہ امتحان کرنا تھا کہ تورات میں جو آپ کی صفات بتلائی گئی ہیں وہ آپ میں صحیح طور پر موجود ہیں یا نہیں میں نے تورات میں آپ کے متعلق یہ الفاظ پڑھے ہیں:

”محمد بن عبداللہ‘ ان کی ولادت مکہ میں ہوگی اور ہجرت طیبہ کی طرف اور ملک ان کا شام ہوگا‘ نہ وہ سخت مزاج ہوں گے نہ سخت بات کرنے والے نہ بازاروں میں شور کرنے والے‘ فحش اور بے حیائی سے دور ہوں گے۔“

اب میں نے ان تمام صفات کا امتحان کر کے آپ میں صحیح پایا‘ اس لئے شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور یہ میرا آدھا مال ہے آپ کو اختیار ہے‘ جس طرح چاہیں خرچ فرمائیں اور یہ یہودی بہت مال دار تھا‘ آدھا مال بھی ایک بڑی دولت تھی‘ اس روایت کو تفسیر مظہری میں بحوالہ دلائل النبوۃ بیہقی نقل فرمایا ہے‘ اور امام بغوی نے اپنی سند کے ساتھ کعب بن احبار ؒ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ تورات میں آنحضرت ﷺ کے متعلق یہ لکھا ہوا ہے:

”محمد (ﷺ) اللہ کے رسول اور منتخب بندے ہیں‘ نہ سخت مزاج ہیں نہ بیہودہ گو‘ نہ بازاروں میں شور کرنے والے‘ بدی کا بدلہ بدی سے نہیں دیتے بلکہ معاف فرما دیتے ہیں اور درگزر کرتے ہیں‘ ولادت آپ کی مکہ میں اور ہجرت طیبہ میں ہوگی‘ ملک آپ کا شام ہوگا اور امت آپ کی حمادین ہوگی‘ یعنی راحت و کلفت دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر ادا کرے گی‘ ہر بلندی پر چڑھنے کے وقت وہ تکبیر کہا کرے گی وہ آفتاب کے سایوں پر نظر رکھے گی تا کہ اس کے ذریعہ اوقات کا پتا لگا کر نمازیں اپنے اپنے وقت میں پڑھا کرے‘ وہ اپنے نچلے بدن پر تہبند استعمال کریں گے اور اپنے ہاتھوں پاؤں کو وضو کے ذریعہ پاک صاف رکھیں گے‘ ان کا اذان دینے والا فضا میں آواز بلند کرے گا‘ جہاد میں ان کی صفیں ایسی ہوں گی جیسے نماز جماعت میں‘ رات کو ان کی تلاوت اور ذکر کی آوازیں اس طرح گونجیں گی جیسے شہد کی مکھیوں کا شور ہوتا ہے۔“ (مظہری)

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت سہل مولی خیثمہ سے سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ حضرت سہل نے فرمایا کہ میں نے خود انجیل میں محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ صفات پڑھی ہیں:

”وہ نہ پست قد ہوں گے نہ بہت دراز قد‘ سفید رنگ دو زلفوں والے ہوں گے ان کے دونوں شانوں کے درمیان ایک مہر نبوت ہوگی‘ صدقہ قبول نہ کریں گے حمار اور اونٹ پر سوار ہوں گے‘ بکریوں کا دودھ خود دوہ لیا کریں گے‘ پیوند زدہ کرتا استعمال فرماویں گے اور جو ایسا کرتا ہے وہ تکبر سے بری ہے‘ وہ اسماعیل علیہ السلام کی ذریت میں ہوں گے ان کا نام احمد ہوگا۔“

اور ابن سعد نے طبقات میں‘ دارمی نے اپنے مسند میں‘ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت نقل کی ہے‘ جو یہود کے سب سے بڑے عالم اور تورات کے ماہر مشہور تھے‘ انہوں نے فرمایا کہ تورات میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ الفاظ مذکور ہیں۔

”اے نبی! ہم نے آپ کو بھیجا ہے سب امتوں پر گواہ بنا کر اور نیک عمل کرنے والوں کو بشارت دینے والا‘ بُرے اعمال والوں کو ڈرانے والا بنا کر اور امیین یعنی عرب کی حفاظت کرنے والا بنا کر‘ آپ میرے بندے اور رسول ہیں‘ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے‘ نہ آپ سخت مزاج ہیں نہ جھگڑالو اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے‘ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیتے بلکہ معاف کر دیتے ہیں اور درگزر کرتے ہیں‘ اللہ تعالیٰ ان کو اس وقت تک وفات نہ دیں گے جب تک ان کے ذریعہ ٹیڑھی قوم کو سیدھا نہ کر دیں یہاں تک کہ وہ ”لا الٰہ الا اللہ“ کے قائل ہو جائیں اور اندھی

آنکھوں کو کھول دیں' اور بہرے کانوں کو سننے کے قابل بنادیں اور بندھے ہوئے دلوں کو کھول دیں۔''

اس جیسی ایک روایت بخاری میں بروایت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بھی مذکور ہے' اور کتب سابقہ کے بڑے ماہر عالم حضرت وہب بن منبہ سے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف یہ وحی فرمائی کہ

اے داؤد! آپ کے بعد ایک نبی آئیں گے جن کا نام احمد ہوگا' میں ان پر کبھی ناراض نہ ہوں گا اور وہ نہ کبھی میری نافرمانی کریں گے اور میں نے ان کے لئے سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کردی ہیں' ان کی امت اُمتِ مرحومہ ہے' میں نے ان کو وہ نوافل دیئے ہیں جو انبیاء کو عطا کی تھیں اور ان پر وہ فرائض عائد کئے ہیں جو پچھلے انبیاء پر لازم کئے گئے تھے یہاں تک کہ وہ محشر میں میرے سامنے اس حالت میں آئیں گے کہ ان کا نور انبیاء علیہم السلام کے نور کی مانند ہوگا' اے داؤد! میں نے محمد (ﷺ) اور ان کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی ہے' میں نے ان کو چھ چیزیں خصوصی طور پر عطا کی ہیں جو دوسری امتوں کو نہیں دی گئیں: اول یہ کہ خطا ونسیان پر ان کو عذاب نہ ہوگا' جو گناہ ان سے بغیر قصد کے صادر ہو جائے اگر وہ اس کی مغفرت مجھ سے طلب کریں تو میں معاف کردوں گا' اور جو مال وہ اللہ کی راہ میں بطیب خاطر خرچ کریں گے تو میں دنیا ہی میں ان کو اس سے بہت زیادہ دے دوں گا' اور جب ان پر کوئی مصیبت پڑے اور وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں تو میں ان پر اس مصیبت کو صلوٰۃ ورحمت اور جنت کی طرف ہدایت بنادوں گا' وہ جو دعا کریں گے میں قبول کروں گا' کبھی اس طرح کہ جو مانگا ہے وہی دے دوں اور کبھی اس طرح کہ اس دعا کو ان کی آخرت کا سامان بنادوں۔''

(روح المعانی)

سینکڑوں میں سے یہ چند روایات تورات' انجیل' زبور کے حوالہ سے نقل کی گئی ہیں پوری روایات کو محدثین نے مستقل کتابوں میں جمع کیا ہے۔

تورات و انجیل میں خاتم الانبیاء ﷺ اور آپ کی امتِ مرحومہ کے خاص فضائل وصفات اور علامات کی تفصیل پر علماء نے مستقل کتابیں لکھی ہیں' اس آخری دور میں حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی ؒ نے اپنی کتاب ''اظہار الحق'' میں اس کو بڑے شرح وبسط اور تفصیل وتحقیق کے ساتھ لکھا ہے' اس میں موجودہ زمانے کی تورات وانجیل جس میں بے انتہا تحریفات ہو چکی ہیں' ان میں بھی بہت سی صفات وفضائل کا ذکر موجود ہونا ثابت کیا ہے' اس کا عربی سے اردو میں ترجمہ حال میں شائع ہو چکا ہے' قابل دید ہے' آنحضرت ﷺ کی کچھ صفات مذکور ہیں:

جن میں پہلی صفت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے ''معروف'' کے لفظی معنی جانا پہچانا ہوا اور ''منکر'' کے لغوی معنی اوپرا' اجنبی جو پہچانا نہ جائے' اس جگہ معروف سے وہ نیک کام مراد ہیں جو شریعت اسلام میں جانے پہچانے ہوئے ہیں اور منکر سے وہ بُرے کام جو دین وشریعت سے اجنبی ہیں' اس جگہ اچھے کاموں کو معروف کے لفظ سے اور بُرے کاموں کو منکر کے لفظ سے تعبیر کرنے میں اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ دین میں نیک کام صرف اس کو سمجھا جائے گا جو قرن اوّل کے مسلمانوں میں رائج ہوا اور جانا پہچانا گیا اور جو ایسا نہ ہو وہ منکر کہلائے گا' اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ وتابعین نے جس کام کو نیک نہیں سمجھا وہ خواہ کتنا ہی بھلا معلوم ہو از روئے شریعت وہ بھلا نہیں' احادیث صحیحہ میں اسی لئے ان کاموں کو جن کی تعلیم آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی طرف سے نہیں پائی جاتی ان کو محدثات الامور اور بدعت فرما کر گمراہی قرار دیا ہے' معنی آیت کے اس جملہ کے یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ لوگوں کو نیک کاموں کا حکم کریں گے اور بُرے کاموں سے منع فرمادیں گے۔

یہ صفت اگرچہ تمام انبیاء علیہم السلام میں عام ہے اور ہونا ہی چاہئے کیونکہ نبی اور رسول اسی کام کے لئے بھیجے جاتے ہیں کہ لوگوں کو نیک کاموں کی طرف ہدایت کریں اور بُرے کاموں سے منع کریں' لیکن اس جگہ رسول کریم ﷺ کی خصوصیات کے موقع پر اس کا بیان کرنا اس کی خبر دیتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اس صفت میں دوسرے انبیاء علیہم السلام سے کوئی خاص امتیاز اور خصوصیت حاصل ہے اور وہ امتیاز کئی وجہ سے ہے' اول اس کام کا خاص سلیقہ کہ ہر طبقہ کے لوگوں کو ان کے مناسب حال طریق سے فہمائش کرنا جس سے بات ان کے دل میں اتر جائے اور بھاری نہ معلوم ہو' رسول کریم ﷺ کی تعلیمات میں غور کیا جائے تو اس کا مشاہدہ ہوگا کہ آپ کو حق تعالیٰ نے اس میں خصوصی اور امتیازی سلیقہ عطا فرمایا تھا' عرب کے بدوی جو اونٹ اور بکری چرانے کے سوا کچھ نہیں جانتے تھے ان سے ان کے انداز فہم پر گفتگو فرماتے اور دقیق علمی مضامین کو ایسے سادہ الفاظ میں سمجھا دیتے تھے کہ ان پڑھ لوگوں کی بھی سمجھ میں آجائے اور قیصر وکسریٰ اور دوسرے ملوک عجم اور ان کے بھیجے ہوئے ذی علم و

باقی صفحہ ۱۳ پر

دوسری قسط

ڈاکٹر خلیل الدین شجاع الدین

سیرت نبویؐ میں رحمت کی جھلکیاں

مختلف احکامات میں رحمت

مختلف سنن و مستحبات اور اوامر و نواہی سے متعلق جو احکامات ہیں، ان میں بھی رحمت کے پہلو کو نمایاں کیا گیا، مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات بھر نماز پڑھنے سے منع فرمایا، مسلسل روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی اور بغیر افطار کے مسلسل روزہ رکھنے سے بھی روکا، پانی سے کسی مریض کو تکلیف ہو تو تیمم کا حکم دیا، کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں دشواری ہو تو بیٹھ کر نماز کی اجازت دی اور بیٹھنے میں تکلیف ہو تو لیٹ کر یا اشارہ سے نماز کی تکمیل کی سہولت مرحمت فرمائی۔

ایک مرتبہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تین آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت و نوافل کے متعلق دریافت کیا، بعد میں ان تین آدمیوں میں سے ایک نے کہا کہ میں کبھی شادی نہیں کروں گا، دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور تیسرے نے کہا کہ میں رات بھر نماز پڑھا کروں گا، کبھی نہیں سوؤں گا، جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا اور کہا، جس کا مفہوم ہے کہ اللہ کی معرفت مجھے زیادہ حاصل ہے یا آپ حضرات کو؟ میں نماز بھی پڑھتا ہوں، ازدواجی زندگی بھی گزارتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں، پھر آپؐ نے فرمایا: ”جو میرے طریقے سے گریز کرے، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔“

آپؐ نے جماعت کی نماز میں مختصر سورۃ پڑھنے کا حکم دیا تاکہ جماعت کی نماز میں موجود ضعیف اور بچوں کو تکلیف نہ ہو، اس طرح نماز، وضو اور دیگر معاملات میں بھی نبی رحمتؐ کی شخصیت میں رحمت کے پہلو نمایاں نظر آتے ہیں۔

فتح مکہ کے موقع پر

آپؐ نے فرمایا کہ کسی زخمی پر حملہ نہ کیا جائے، کسی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کیا جائے، جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے وہ امان میں ہے، اور پھر اہل مکہ کو عام معافی دے دی گئی۔

آج کے دور میں ایسی مثال دیکھنا تو بہت دور کی بات، سننا بھی مشکل ہے، بے شک اس طرح کی ہدایات اور عملی نمونہ صرف ایک نبی رحمت اور رسول رحمت کی حیات طیبہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔

قیدیوں، مسکینوں و بیماروں کے لئے رحمت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیدیوں (اسیروں) کو رہائی دو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، بیماروں کی خبر گیری کرو۔“

قیدیوں کے لئے رحمت

آپؐ قیدیوں کے لئے رحمت ثابت ہوئے، صحابی رسولؐ حضرت مصعب بن عمیرؓ کے بھائی حضرت عزیزؓ قبول اسلام سے قبل قید کے زمانے کا اپنا ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انصاری صحابہؓ ہمیں روٹی کھلاتے تھے اور خود کھجور پر گزارا کرتے تھے۔

عہد نبوی میں ایک قیدی ثمامہ بن اثال کا واقعہ معروف ہے، جنہوں نے نبی کریمؐ کی رحمت اور حسن اخلاق سے متاثر ہو کر اسلام میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔

تاریخ نبوی شاہد ہے کہ قیدی مسجد نبوی میں گندگی پھیلا رہے ہیں، لیکن نبی کریمؐ مسجد نبوی میں چند لوٹے پانی بہا کر ان کے ساتھ درگزر کرنے کا حکم دے رہے ہیں، اسی طرح مسجد نبوی میں ایک بدو کے پیشاب کرنے کا واقعہ بھی موجود ہے، جس پر حضورؐ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا: ”تم آسانی اور رحمت بنا کر بھیجے گئے ہو، سخت اور ظالم بنا کر نہیں۔“

نبی کریمؐ ساری انسانیت کیلئے رحمت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایک خاص قوم، قبیلے یا کسی ایک ملک کے لئے رحمت بنا کر نہیں بھیجے

خدایا بہ شوقِ ذاتِ رسول
بدردِ محمدؐ مرا کن قبول

گئے، بلکہ تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔قرآن کے ابدی الفاظ صاف اعلان کررہے ہیں:

”وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین“ (سورۂ انبیاء:۱۰۷)

آپؐ جب تشریف لائے تو تمام قبائلی عصبیت اوران کی برسہابرس کی دشمنی کو ختم کر کے متحد کردیا، اور سب کو توحید کے مرکز پر اکٹھا کردیا، عام انسانوں کو ”قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا“ کی دعوت دے کر اللہ کی خوشنودی کی راہ دکھائی، جنگ وجدال کو محبت واخوت میں تبدیل کردیا اور ساری انسانیت کو جہنم کا ایندھن بننے کی بجائے جنت کا راستہ دکھایا۔

الف: قتل ناحق سے ممانعت:

معاشرہ کے لئے آپؐ رحمت ثابت ہوئے، پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دے کر دنیا کے ہر پڑوسی کے لئے آپؐ رحمت ثابت ہوئے، ایک انسان دوسرے انسان کا احترام کرتے ہوئے کسی کو ناحق قتل نہ کرے، کسی کے قتل ناحق کو پوری انسانیت کا قتل اور کسی معصوم کو بچانے پر ساری انسانیت کو بچانے کے مصداق ٹھہرایا اور انسانی خون کی قدروقیمت اور اہمیت جتائی، سورۂ مائدہ میں حکم الٰہی اس کی وضاحت کررہا ہے:

”جو شخص کسی کو ناحق قتل کرڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے تو اس نے گویا تمام لوگوں کو بچالیا۔“ (المائدہ:۳۲)

ب: زنا سے ممانعت:

معاشرہ میں ہر برائی کا خاتمہ کرکے آپؐ دنیا کے ہر فرد کے لئے رحمت ثابت ہوئے، آپؐ نے زنا کی سختی سے ممانعت کی اور اللہ کا یہ حکم سنادیا:

”خبردار! زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔“ (بنی اسرائیل:۳۲)

ج: ......سود سے ممانعت:

آپؐ نے سود کا مکمل طور پر خاتمہ کیا، فتح مکہ کے وقت سود سے متعلق یہ اعلان کیا کہ سود کو میں اپنے پاؤں کے نیچے روندیتا ہوں اور اپنے چچا حضرت عباسؓ کا سود معاف فرمادیا اور سود کو اللہ کے ساتھ جنگ قرار دیا:

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہوجاؤ۔“ (البقرہ:۲۷۸،۲۷۹)

نیز لعنت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے کو اور کھلانے والے کو اور لکھنے والے کو اور گواہی دینے والے کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سب برابر ہیں۔“(مسلم)

د: شراب وجوا سے ممانعت:

آپؐ نے شراب وجوا پر پابندی لگا کر سارے معاشرہ کو ہر برائی سے پاک کردیا:

”اے ایمان والو! شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو کہ تم فلاح یاب ہو، شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان آپس میں عداوت اور بغض واقع کرادے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے، سو اب بھی باز آجاؤ۔“ (المائدہ:۹۰،۹۱)

غرض کہ قتل ناحق سے ممانعت، شراب وجوا سے ممانعت، سود سے ممانعت، زنا سے ممانعت، جیسے اہم احکامات، دنیا کے ہر فرد کے لئے رحمت ہیں، اس طرح نبی کریم عام انسانوں کے لئے رحمت اور سراپا رحمت ہیں۔

خلاصہ کل:

اس مضمون کا خلاصہ کل یہی ہے کہ ہم نبی رحمتؐ اور رسول رحمتؐ سے سچی محبت کریں اور یہ محبت محض زبان سے نہیں، بلکہ ہمارے عمل سے ثابت ہونی چاہئے، ہمارے عمل کا دائرہ کار صرف اپنی ذات تک محدود نہ رہے، بلکہ ہمہ وقت ہمارا یہ مقصد ہونا چاہئے کہ تمام عالم کے انسانوں تک ہادی عالمؐ کی دعوت حق پہنچ جائے اور داعی اعظمؐ کی بات ان کے دلوں میں بس جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو ہم اپنا پیغام بنالیں اور محسن انسانیت کو اپنی زندگی کا ایک آئیڈیل نمونہ وماڈل بنالیں، کیونکہ سیرت مصطفیٰؐ ہی ہمارے لئے ایک نمونہ کامل ہے اور اب ہمیں کسی اور نمونے کی ضرورت نہیں۔قرآن کریم کے ابدی الفاظ نبی خاتمؐ کے نمونہ کامل ہونے کی تصدیق بھی کررہے ہیں:

”لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر وذکر اللہ کثیرا۔“

ترجمہ: ”رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بہترین نمونہ ہیں ہر اس شخص کے لئے جو اللہ کی ملاقات اور قیامت کے آخری دن کی توقع رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔“ (الاحزاب:۲۱)

قرآن کریم نے آپؐ کو اس آیت میں بہترین نمونہ قرار دیا ہے، اگر کسی نادان کو قرآن پاک کی حسن تعبیر اور اعجاز وشعور نہیں ہے اور اسے یہ زعم ہے کہ (نعوذ باللہ) آپؐ امت کے لئے کامل نمونہ نہیں تھے تو یہ محض فکری غلطی نہیں بلکہ عقیدہ کی غلطی ہے اور سراسر فکری انحراف اور ناقابل برداشت گستاخی ہے۔

بیشک عرب کے چاند، در یتیم، آمنہ کے لال،

خاتم النبیین کی حیاتِ مبارکہ ہی ہمارے لئے مشعل راہ، آئینۂ عمل اور نمونۂ کامل ہے۔

بارگاہِ رب العزت میں دعا ہے کہ اللہ ہمیں یہ بات سمجھا دے اور ہمیں عمل کی توفیق دے اور ہماری ان کاوشوں کو آخرت میں نجات، جہنم سے خلاصی اور جنت میں داخلے کا سبب بنادے۔ آمین

اصل پیغام:

اس مضمون کا اصل پیغام بھی یہی ہے کہ ہم بھی ہمارے نبی رحمتؐ کی اطاعت کرتے ہوئے پوری انسانیت کے لئے رحمت کا نمونہ بنیں اور اپنے حسن اخلاق اور حسن کردار سے پوری دنیا کے لئے رحمت کے نمونے پیش کریں، جس سے پوری دنیا اسلام کے قریب ہی نہیں بلکہ حلقۂ اسلام میں داخل ہونے کا اظہار و اقرار بھی کرے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اس روز مسلمان شادمان ہوں گے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہی اسوۂ کاملہ ہے، اور اسی میں دونوں جہاں کی کامیابی کی ضمانت ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبوت و رسالت کا دروازہ اب ہمیشہ کے لئے بند کردیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، بلکہ وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والے آخری نبی ہیں۔'' (الاحزاب:۴۰)

آخری نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی اطاعت و پیروی میں اللہ کی رضا شامل ہے، جس کا واضح اعلان بھی کیا جارہا ہے:

''قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ ویغفرلکم ذنوبکم واللّٰہ غفور رحیم''

''آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو میری پیروی کرو، اللہ تمہیں پسند کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔'' (آل عمران:۳۱)

اب قیامت تک کے لئے ایک ہی طریقہ یعنی اسوۂ محمدی کو حجت قرار دیا گیا ہے اور یہی اسوۂ حسنہ جو اسوۂ کامل ہے، اللہ کے نزدیک قابل قبول ہوگا اور صرف ایک ہی دین، دینِ اسلام آخرت میں کامیابی کی ضمانت بنے گا، قرآن کا بھی پیغام ہمیں دعوتِ فکر و عمل دے رہا ہے۔

''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔''

ترجمہ: ''آج میں نے آپ کے لئے آپ کا دین مکمل کردیا اور آپ پر اپنی نعمت تمام کردی اور آپ کے لئے اسلام کو دین کے طور پر پسند کیا۔'' (المائدہ:۳)

☆☆..................☆☆

نعت شریف

فروغِ حُسنِ ازل کب ہوا نبیؐ کے بغیر
کہ روشنی تھی اندھیرے میں روشنی کے بغیر

سکونِ قلب کہاں ذوق بندگی کے بغیر
ہُوا ہے گُل کا تصور کبھی کلی کے بغیر

ملا ہے جادۂ حق کسی کو راستی کے بغیر
جناب احمدؐ مُرسل کی رہبری کے بغیر

اسیر تیرہ شبی تھے یہ مہر و ماہ و نجوم
تمہارے نقشِ کفِ پا کی روشنی کے بغیر

ترس رہا ہے زمانہ سکون و راحت کو
مگر سکون کہاں دامنِ نبیؐ کے بغیر

ترے جمال کا جس پر بھی پڑ گیا سایہ
وہ جھوم اٹھا سرِ بزم میکشی کے بغیر

نظر نظر کو بصیرت اگر نہ ہو حاصل
کرن کرن ہے دُھواں طورؔ آگہی کے بغیر

طورؔ نورانی، میانہ گوندل

مولانا سعید احمد جلال پوری

قانونِ توہینِ رسالت میں کمزوریاں

اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین کی خدمت میں!

پاکستان میں نافذ • قانون توہین رسالت سے اپنی ناراضی، ناپسندیدگی اور نفرت کا اظہار کرتے ہوئے جناب خالد مسعود صاحب فرماتے ہیں:

و:...... ''قانون توہین رسالت میں کمزوریاں ہیں اور ان کمزوریوں کو دور کیا جانا چاہئے، اسلامی قانون کے مطابق اگر کسی کے منہ سے توہین پر مبنی الفاظ نکل گئے ہیں تو اسے توبہ کا موقع ملنا چاہئے، لیکن ہمارے ہاں ایسا نہیں ہے۔''

(نوائے وقت کراچی ۷/نومبر ۲۰۰۷ء)

اس کے علاوہ سنڈے میگزین جنگ کراچی میں اس کی مزید تفصیلات بھی ہیں، ملاحظہ ہو:

''...... قانون میں کمزوریاں ہیں اور ان کمزوریوں کو دور بھی کرنا چاہئے، سب سے بڑی کمزوری تو یہ ہے کہ مثلاً: ایک بندے کو پکڑ لیا ہے، اسے عدالت لے کر جارہے ہیں تو اس پر تھانے کا بھی دباؤ ہے، عدالت کا بھی، قانونی معاملے کی قانونی تفتیش ہونی چاہئے، دوسرا یہ کہ خود اسلام اور فقہ میں ہے کہ اگر کسی سے اس طرح کے کفر میں یہ الفاظ منہ سے نکل گئے ہیں اور وہ بعد میں توبہ کرنا چاہتا ہے، تو اس کے لئے اسے موقع دینا چاہئے، اس قانون میں اس طرح کا کوئی موقع نہیں ہے، اس قانون میں جو خرابی ہے وہ یہ کہ اس میں (Intention) بھی درج نہیں ہے، اگر آپ کے ہاتھ میں کوئی ایسی کتاب ہے، جو توہین رسالت کے زمرے میں آتی ہے اور آپ کا کوئی مقصد نہیں ہے کہ میں اس کتاب کو اس لئے رکھ رہا ہوں، تب بھی آپ کو سزا ہوجائے گی۔''

(سنڈے میگزین ۲۸/اکتوبر ۲۰۰۷ء)

روزنامہ جنگ کراچی اور نوائے وقت دونوں کے مندرجات میں کوئی تعارض نہیں، ہاں البتہ اختصار وتفصیل کا فرق ضرور ہے۔ تاہم نوائے وقت کے بیان سے منحرف ہونے کی گنجائش تھی، چنانچہ چیئرمین صاحب یہ فرماسکتے تھے کہ میرے بیان کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے، لیکن سنڈے میگزین کے مندرجات سے کسی قسم کے انکار کی گنجائش نہیں ہے، کیونکہ وہ حرف بحرف انہیں کا ہے، اور زبان و بیان بھی انہیں کا ہے۔

ان ہر دو بیانات کا حاصل اور لب لباب یہ ہے کہ قانون توہین رسالت میں نقائص وسقم ہیں اور جس قانون میں نقص یا سقم ہو، وہ ناقابل نفاذ اور ناقابل عمل ہوتا ہے، اور جو قانون نفاذ اور عمل کے قابل نہ ہو، اس کو ختم ہونا چاہئے، نتیجہ یہ کہ قانون توہین رسالت کو ختم ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ بدگمانی سے بچائے اور ہمیں کسی پر بدگمانی کا حق بھی نہیں، لیکن بہرحال یہ لب ولہجہ اور قانونِ توہینِ رسالت کے خلاف یہ انداز و بیان کسی لکھے پڑھے مسلمان یا اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین کا نہیں لگتا، بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عیسائیوں اور قادیانیوں کے کسی وکیل صفائی کا بیان ہے۔ اس لئے اگر یہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ:

''زبان میری ہے بات اُن کی۔''

''اسلامی نظریاتی کونسل'' کے نام کو دیکھا جائے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسلامی عقائد و نظریات کی تدوین، ترتیب، ترویج اور ان کی حفاظت وتحفظ کا محافظ ادارہ ہوگا، اور اس کے ارکان علمی وتحقیقی لوگ ہوں گے اور اس کا سربراہ نہ جانے کتنا بڑا عالم، فاضل اور محقق ہوگا؟ یا کم از کم قرآن وسنت اور دین و شریعت کا ماہر اور اپنے دور کا بڑا عالم اور روشن دماغ محقق ضرور ہوگا۔ مگر اے کاش! کہ چیئرمین کی حد تک صورت حال اس سے یکسر مختلف ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو شاید مبالغہ نہ ہوگا:

''برعکس نہند نام زنگی کافور''

اس لئے کہ موصوف نے قانون توہین رسالت کی جن نام نہاد کمزوریوں کی نشاندہی کی ہے، شاید وہ کسی کٹر اسلام دشمن اور پیغمبر اسلام کے بدترین مخالف ومعاند عیسائی اور یہودی کو بھی نہ سوجھی ہوں گی اور ان کے وہم وگمان میں بھی نہ ہوگا کہ اس میں یہ یہ

کمزوریاں بھی ہیں؟ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ جناب خالد مسعود صاحب کے مجرم ذہن اور بے حمیت ضمیر کی اختراع ہے، ورنہ کون نہیں جانتا کہ بلا ارادہ اور بھولے سے کہے اور لکھے گئے الفاظ اور قصداً کی گئی گستاخی میں کتنا فرق ہے؟ اس لئے کہ جس سے غلطی، لاعلمی یا بھول چوک کی بنا پر ایسے الفاظ سرزد ہوں یا قصداً اور جان بوجھ کر وہ اس گستاخی کا ارتکاب کرے، ان دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہوتا ہے، اور ہر ایک کی ظاہری، حالت، ہیئت، کیفیت اور انداز بتلاتا ہے کہ یہ مجرم ہے یا بے قصور؟ بلاشبہ غلط فہمی، نسیان اور بھول چوک کے مرتکب کے انداز و اطوار، بلکہ اس کے انگ انگ سے احساسِ ندامت ٹپکتا ہے، اسے پکڑ کر پولیس کے حوالہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ خود اپنے ضمیر کا مجرم ہوتا ہے، وہ اس سلسلہ کی سزا بھگتنے کو اپنی سعادت سمجھتا ہے۔

اگر بالفرض اسے اپنی اس غلطی کا احساس و ادراک نہ ہو اور کوئی بندۂ خدا اس کو اس کی غلطی، کوتاہی اور گستاخی کی نشاندہی کرے تو وہ فوراً ندامت کے ساتھ توبہ واستغفار کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اور قصداً اس جرم و گستاخی کا ارتکاب کرتا ہوا پایا جائے اور اس کو گرفتار کر کے حوالۂ قانون کیا جائے اور وہ جناب خالد مسعود کی طرح کہے کہ: میں نے قصداً ایسا نہیں کیا، بلکہ سہواً اور غلطی سے ایسا ہو گیا ہے، تو کیا کہا جائے کہ اس کا یہ قول و قرار معتبر ہوگا؟ خالد مسعود صاحب کے بقول اگر کسی شخص کے ارتکاب جرم کے بعد محض اس کے انکار سے مجرم کو سزا سے مستثنیٰ قرار دے دیا جائے تو بتلایا جائے کہ دنیا میں کسی مجرم کو کیفر کردار تک پہنچایا جا سکے گا؟

اس کے علاوہ کیا جناب خالد مسعود صاحب اپنی طرح اسلامی قانون کے ماہرین اور عدالت عالیہ کے ججوں کو بھی جاہل و اجہل سمجھتے ہیں؟ کہ وہ اسلامی و شرعی قانون "البینة علی المدعی والیمین علی من انکر"...... مدعی پر گواہ پیش کرنا لازم ہے، اور...... اگر وہ گواہ نہ لا سکے تو...... مدعی علیہ پر قسم ہے...... کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر نہیں رکھیں گے؟؟ کیا اسلامی تاریخ میں ایسی کوئی نظیر پیش کی جا سکتی ہے کہ ملزم کو شرعی تقاضے پورے کئے بغیر سزا دی گئی ہو؟؟ چلئے اگر بالفرض کسی نے ایسا کیا بھی ہو تو بتلایا جائے کہ یہ اس شخص کا قصور ہوگا، یا اسلامی قانون کا؟

اسلام نے ممکنہ حد تک حدود اور سزاؤں کے اجراء میں احتیاط برتنے کی تلقین کی ہے، چنانچہ فرمایا گیا ہے: "ادرؤا الحدود ما استطعتم"...... جہاں تک ہو سکے حدود اور سزاؤں کو ساقط کرو۔ چنانچہ اگر کسی ملزم کا جرم شرعی اصولوں اور ضابطوں سے ثابت نہ ہو سکے تو ملزم کو اس جرم کی طے شدہ سزا نہیں دی جائے گی، تاہم اگر قاضی اور جج سمجھتا ہے کہ ملزم نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے اور آثار و قرائن بھی اس کی تصدیق کرتے ہوں تو مجرم کو تنبیہاً کچھ نہ کچھ سزا بطور تعزیر ضرور دی جائے گی، اور وہ تعزیر اس جرم کی طے شدہ سزا یعنی "حد" سے زیادہ نہ ہوگی، جس کی حکمت یہ ہے کہ آئندہ کے لئے ایسے جرائم کا سد باب کیا جا سکے اور کوئی طالع آزما محض اس امکان پر کہ میرا جرم ثابت نہیں ہو سکے گا، آئندہ کسی کی جان، مال اور عزت و ناموس سے کھیلنے کی جرأت نہ کر سکے۔

چلئے اگر بالفرض خالد مسعود صاحب کے فلسفہ پر عمل کر لیا جائے تو کیا اس سے جرائم پیشہ افراد کی حوصلہ افزائی نہ ہوگی؟؟

کیا ہم خالد مسعود صاحب سے پوچھ سکتے ہیں کہ وہ ایسے لوگوں کو قانون کے شکنجے میں جکڑنے کے قائل نہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو وضاحت فرمادیں کہ ان کو عدالت کے کٹہرے اور قانون کے دائرے میں لانے کی کیا صورت ہوگی؟ کیا وہ اپنی ذات، قائداعظم محمد علی جناح، صدر پاکستان یا کسی سرکاری اعلیٰ عہدہ دار کی توہین و تخفیف کے مجرم کے بارہ میں بھی یہی جذبات و احساسات رکھتے ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو وہ قانون توہین رسالت، یعنی آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین و تنقیص کرنے والے موذی پر اس قدر کیوں مہربان ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ چونکہ ان کے آقاؤں کا فرمان ہے کہ: قانون توہین رسالت ہمارے مہروں کی راہ میں رکاوٹ ہے اور ہمارے مشن توہین رسالت پر قدغن لگاتا ہے، لہٰذا اس کو ختم ہونا چاہئے، اس لئے موصوف بھی اس قانون

"کو" اور "کی" کا فرق

حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ ایک مرتبہ ریل گاڑی میں کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک پنڈت جی بھی ساتھ والی نشست پر براجمان تھے۔ پنڈت جی نے حضرت مولاناؒ سے پوچھا کہ: مولانا! ایک سوال کا تشفی بخش جواب دیجئے، کئی علماء کرام سے پوچھ چکا ہوں مگر اطمینان نہیں ہوا، آپ یہ بتائیے کہ خدا کو تو آپ بھی مانتے ہیں اور ہم بھی مانتے ہیں، پھر آپ ہمیں کافر کیوں کہتے ہیں؟ حضرت مولاناؒ نے جواباً فرمایا: زیادہ فرق نہیں صرف "کو" اور "کی" کا فرق ہے۔ ہم خداتعالیٰ کو مانتے ہیں اور خداتعالیٰ کی مانتے ہیں جبکہ آپ خداتعالیٰ کو تو مانتے ہیں مگر خداتعالیٰ کی نہیں مانتے، پنڈت جی فوراً بولے: مولانا! آپ نے دو لفظوں میں خوب جواب دیا اور تسلی ہو گئی۔

مرسلہ: فخر الزمان گلشن اقبال، کراچی

کے خلاف سرگرم ہیں، پھر یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ اس قانون کی تدوین، ترتیب، اجراء اور نفاذ کو پورے ۱۶ سال ہو چکے ہیں، اتنا طویل عرصہ گزرنے کے بعد جناب خالد مسعود صاحب اور ان کے ہم نواؤں کو اب یہ خیال کیوں ستانے لگا کہ ”اس میں نقائص وکمزوریاں ہیں جنھیں دور کیا جانا چاہئے؟“

کیا کہا جائے کہ اس قانون کو وضع کرنے والے، اس کی منظوری دینے والے، اس کے اجراء کے احکامات جاری کرنے والے، قومی اسمبلی اور سینیٹ کے فاضل ارکان سب کے سب جاہل، لاعلم، قرآن وسنت اور دین وشریعت سے ناآشنا تھے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو خالد مسعود صاحب کی ان حضرات کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہے؟ اوران کے اس ارشاد کی کیا قدر وقیمت ہے؟

اگر اس طرح کی متفقہ قانون سازی کے بعد کسی قانون میں کیڑے نکالے جانے لگیں، تو بتلایا جائے کہ دنیا کا کوئی قانون خالد مسعود جیسے ”روشن دماغ“ لوگوں کی دست برد سے محفوظ رہے گا؟ پھر اس بات کی بھی کیا ضمانت ہے کہ اس قماش کے لوگوں کو آئندہ قرآن وسنت کے منصوص احکام ومسائل اور اصول وقوانین میں نقائص وکمزوریاں نہ نظر آئیں گی؟ بلاشبہ فکر مغرب اور چشم الحاد سے سوچنے اور دیکھنے والوں کو پورا اسلام اور اسلامی قوانین ظالمانہ نظر آتے ہیں، سوال یہ ہے کہ کیا پورے قرآن کریم اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسے تمام احکام و قوانین کی کمزوریاں تلاش کرکے دور کی جائیں گی؟ کیا نعوذ باللہ! ان کی بھی تطہیر کی جائے گی؟ یا چشم بددور! ان کی جگہ بھی نیا قابل عمل اور استاذ مغرب کی فکر ونظر کا آئینہ دار نظام متعارف کرایا جائے گا؟

اے کاش! کہ خالد مسعود جیسے لوگوں کا قرآن و سنت پر ایمان ہوتا یا ان کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور خصوصاً سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرہ بھر محبت وعقیدت ہوتی تو وہ ایسا لکھنا، کہنا اور سوچنا بھی گوارا نہ کرتے۔

بلاشبہ قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ! میں ایسے موذیوں کے لئے کسی نرم گوشہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے، مگر افسوس! کہ خالد مسعود صاحب ہیں، جو ان کے خارا شگاف جرائم پر بھی شفقت ونرمی کی تلقین فرماتے ہیں اور قانون توہین رسالت میں ترمیم وتخفیف کا مشورہ دیتے ہیں، ایسے موذی لوگوں کے بارہ میں قرآن کریم کیا کہتا ہے؟ ملاحظہ ہو:

الف:... ”ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والآخرۃ واعدلھم عذاباً مھینا۔“

(الاحزاب:۵۷)

ترجمہ:... ”بے شک جولوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

ب:... ”ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلاً سنۃ اللّٰہ فی الذین خلوا من قبل، ولن تجد لسنۃ اللّٰہ تبدیلاً۔“ (الاحزاب:۶۱،۶۲)

ترجمہ:... ”وہ بھی .... ہر طرف سے .... پھٹکارے ہوئے، جہاں ملیں گے پکڑ دھکڑ اور مار دھاڑ کی جائے گی، اللہ تعالیٰ نے ان... مفسد... لوگوں میں بھی اپنا یہی دستور رکھا ہے، جو پہلے گزرے ہیں اور اب خدا کے دستور میں سے کسی شخص کی طرف سے ردوبدل نہ پاویں گے۔“

ج:... ”قل اباللّٰہ وآیاتہ ورسولہ کنتم تستھزؤن، لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم۔“

(التوبہ:۶۵،۶۶)

ترجمہ:... ”آپ ان سے کہہ دیجئے! کہ کیا اللہ کے ساتھ اور اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ تم ہنسی... استہزا... کرتے ہو؟ تم اب... یہ بے ہودہ... عذرمت کرو، تم اپنے کو مومن کہہ کر کفر کرنے لگے۔“

اللہ تعالیٰ تو ایسے موذیوں پر کسی قسم کی نرمی کی اجازت نہیں دیتے اور نہ ہی یہ فرماتے ہیں کہ اہانت رسول کے مجرم سے اس کی نیت پوچھی جائے، مگر خالد مسعود صاحب مشورہ دیتے ہیں کہ مجرم سے اس کی نیت پوچھی جائے کہ اس نے قصداً ایسا کیا ہے یا سہواً؟ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس کے علاوہ تمام فقہائے امت بھی اس بات پر متفق ہیں کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت وگستاخی اور توہین وتنقیص کا ارتکاب کریں، اگر وہ پہلے مسلمان تھے تو اب مرتد ہوگئے اور ان کی سزا قتل ہے۔ چنانچہ امام ابویوسفؒ کی کتاب الخراج میں ہے:

”وایما رجل مسلم سب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ اوتنقصہ فقد کفر باللّٰہ وبانت منہ زوجتہ فان تاب والا قتل۔“ (کتاب الخراج ص:۱۹۷،۱۹۸)

ترجمہ:... ”جس مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی یا آپ کی کسی بات کو جھٹلایا، یا آپ میں کوئی عیب نکالا یا آپؐ کی تنقیص کی، وہ کافر ومرتد ہوگیا اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا، پھر اگر وہ اپنے اس کفر سے توبہ... کرکے اسلام و نکاح کی تجدید... کرے تو فبہا، ورنہ اسے

قتل کردیا جائے۔"

اس کے علاوہ علامہ شامیؒ نے "تنبیہ الولاۃ والحکام" میں علامہ تقی الدین سبکیؒ کی کتاب "السیف المسلول علی من سب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم" سے اس پر پوری امت، تمام اہل علم اور فقہائے امت کا اجماع نقل کیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

"قال الامام خاتمة المجتهدين تقي الدين ابو الحسن علي بن عبدالكافي السبكي رحمه الله تعالىٰ في كتابه "السيف المسلول على من سب الرسول صلى الله عليه وسلم" قال القاضي عياض اجمعت الامة على قتل منتقصة من المسلمين وسابه، قال ابوبكر ابن المنذر اجمع عوام اهل العلم على ان من سب النبي صلى الله عليه وسلم عليه القتل وممن قال ذلک مالک بن انس والليث واحمد واسحٰق وهو مذهب الشافعي، قال عياض وبمثله قال ابو حنيفة واصحابه والثوري واهل الكوفة والاوزاعي في المسلم، وقال محمد بن سحنون اجمع العلماء علىٰ ان شاتم النبي صلى الله عليه وسلم والمنتقص له كافر والوعيد جار عليه بعذاب الله تعالىٰ، ومن شک في کفره وعذابه کفر وقال ابو سليمان الخطابي لا اعلم احدا من المسلمين اختلف في وجوب قتله اذا كان مسلما۔"

(رسائل ابن عابدین، ج:۱، ص:۳۱۶)

ترجمہ:...... "امام خاتمۃ المجتہدین تقی الدین ابی الحسن علی بن عبدالکافی السبکیؒ اپنی کتاب "السیف المسلول علی من سب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم" میں لکھتے ہیں کہ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ امت کا اجماع ہے کہ مسلمانوں میں سے جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تنقیص کرے اور سب وشتم کرے وہ واجب القتل ہے، ابوبکر ابن المنذرؒ فرماتے ہیں کہ تمام اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کرے اس کا قتل واجب ہے، امام مالک بن انسؒ، امام لیثؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا، قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اس طرح کا قول امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب سے اور امام ثوریؒ سے اور امام اوزاعیؒ سے شاتم رسولؐ کے بارے میں منقول ہے۔ امام محمد بن سحنونؒ فرماتے ہیں کہ علماء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کرنے والے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کے کفر پر اجماع کیا ہے، اور ایسے شخص پر عذاب الٰہی کی وعید ہے اور جو شخص ایسے موذی کے کفر وعذاب میں شک وشبہ کرے وہ بھی کافر ہے، امام ابو سلیمان الخطابیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی ایسا مسلمان معلوم نہیں، جس نے ایسے شخص کے واجب القتل ہونے میں اختلاف کیا ہو۔"

علامہ ابن عابدین شامیؒ اپنی مشہور زمانہ کتاب "رسائل ابن عابدینؒ" میں اس سے بڑھ کر لکھتے ہیں:

"فنفس المومن لاتشتفي من هذا الساب اللعين، الطاعن في سيد الاولين والآخرين الا بقتله وصلبه بعد تعذيبه وضربه فان ذالک هو الائق بحاله الزاجر لامثاله عن سيئي افعاله۔"

(رسائل ابن عابدین، ج:۱، ص:۳۲۷)

ترجمہ:...... "جو ملعون اور موذی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی میں گستاخی کرے اور سب وشتم کرے، اس کے بارے میں مسلمانوں کے دل ٹھنڈے نہیں ہوتے جب تک کہ اس خبیث کو سخت سزا کے بعد قتل نہ کیا جائے یا سولی پر نہ لٹکایا جائے، کیونکہ وہ اسی سزا کا مستحق ہے، اور یہ سزا دوسروں کے لئے عبرت ہے۔"

(جاری ہے)

☆☆ دعائے بدر ☆☆

مشرکین مکہ اور مسلمانوں کے درمیان بدر کے میدان میں پہلا معرکہ ہوا، یہ حق وباطل کے مابین پہلی جنگ تھی، مشرکین مکہ جنگی ساز وسامان کے لیس اور تعداد میں ایک ہزار، جبکہ ۳۱۳ مسلمانوں کی حالت نہایت دگرگوں، ان نہتے مجاہدین کو بارگاہ ایزدی میں پیش کرکے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مناجات کرتے ہوئے رب العزت سے عرض کیا: "یا اللہ! اگر یہ مٹھی بھر تیرے نام لیوا آج ہلاک ہوگئے تو قیامت تک تیرا نام لیوا کوئی نہ ہوگا۔" محبوب باری صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عاجزانہ دعا سے معلوم ہوا کہ اب قیامت تک نہ تو کوئی اور نبی آئے گا اور نہ کوئی امت، اگر آپؐ کے بعد کوئی اور نبی ورسول آنا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ لب ولہجہ اختیار نہ فرماتے۔

مرسلہ: بشیر احمد، ملتان

ناموسِ رسالت

اُمِ یوسف

حیرت ہے کہ ہمیں اپنی عظمت و وقعت کا احساس کیوں نہیں ہے؟ ہمیں تو کونین کی دولت حاصل ہے، وہ دولت جس کے مقابلے میں دنیا کی ہر دولت ہیچ ہے بلکہ اس دولت سے دنیا کی کسی دولت کا مقابلہ کرنا بھی اس دولت کی توہین ہے، مسلمانو! آپ کیوں بھول رہے ہیں کہ آپ کو عشقِ رسول کی دولت حاصل ہے، عشقِ رسول نہ صرف ایمان کی علامت ہے بلکہ اصل ایمان ہے۔ ایمان اس کائنات کی سب سے بڑی دولت ہے، دونوں جہاں کی عظمت اور ہمارا چھوٹا سا دل اس کا ٹھکانہ ہے، ایمان اصل خدا کی ذات ہے، لیکن اس وقت اس ساری کائنات میں ایمان کا ایک ذریعہ ہے، وہ ہے آپ ؐ سے ہمارا تعلق، آپ ؐ سے تعلق سے محرومی دراصل خدا کے تعلق سے ہی محرومی ہے، خدا کا بننے کے لئے ضروری ہے کہ نبی ؐ کا بن جائے، ایمان کی تکمیل اسی وقت ممکن ہے، جب ہمارا سینہ عشقِ نبی ؐ سے سرشار ہو، ان کی محبت کائنات کی ہر چیز سے زیادہ ہو، وہ خود فرماتے ہیں کہ:

”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے اہل وعیال سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“

عشقِ رسول ؐ کا دعویٰ کرنے والوں کے لئے ایک لائحہ عمل ہے جو ہے تو آسان مگر دیکھنے میں، عمل میں دشوار ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ زندگی سنتِ نبوی کی چلتی پھرتی تصویر بن جاتی، عاشقانِ نبی ؐ کے لئے ان کی زندگی بہترین نمونہ ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم اس نمونے کے مطابق اپنی زندگی کا کتنا حصہ صرف کرتے ہیں، ان کی یاد میں کتنا تڑپتے ہیں اگر خدا نے مال و دولت اور علم کی دولت سے بھی نوازا ہے تو اس قوت و صلاحیت کو کس حد تک دین کی اشاعت اور ناموسِ رسالت کے تحفظ کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

امتِ مسلمہ کے غیرت مند مسلمانو! کفر کے المناک اندھیرے نے ایک بار پھر روشنی کی شمع کی طرف دشمنی کا ہاتھ بڑھایا ہے، ناموسِ رسالت پر دوبارہ حملہ کیا جا چکا ہے، یہ حملہ اس شفیق ہستی کی عزت پر کیا گیا ہے جو اپنی امت کی نجات کے لئے ۲۳ سال تک روتی رہی، تڑپتی رہی کہ یہ قیامت کی رسوائی سے بچ جائے زیادتیوں کو برداشت کیا، بھوک کو برداشت کیا، اس پیارے نبی ؐ نے تو وہ کیا جو ایک شفیق ماں بھی نہیں کرتی، کوئی ماں اپنے جواں سال بیٹے کی موت پر بھی ۲۳ سال تک اشک نہیں بہاتی، رفتہ رفتہ بھول جاتی ہے لیکن ان کو وقتِ رخصت بھی امت کی ہی پریشانی تھی، فاطمہ لختِ جگر تھیں، ان کے لئے نہ روئے، انیس سالہ بیوہ سے جدائی کی فکر نہیں، فکر ہے تو اس بات کی کہ کسی بھی طرح امت رسوائی سے بچ جائے، ایسی پیاری ہستی کیا اس قابل ہے کہ جب ان کی ناموس پر حملہ ہو تو ہم صرف اتنی بات پر اکتفا کر لیں کہ ہدایت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے ہم کیا کر سکتے ہیں؟ نہیں! بلکہ اٹھو اور مکار یہودیوں کو بتا دو کہ مت سمجھو کہ عامر چیمہ ختم ہو گئے ہیں، غازی علم دین بھی کم ہو گئے ہیں، ہمارا مشن آج بھی اپنے نبی ؐ کی ناموس اور کتاب اللہ کی حفاظت ہے، مت سمجھو نبی ؐ چلے گئے تو ان کا مشن بھی ختم ہو گیا، یہودیوں نے کسی ایک شخص پر ظلم نہیں کیا بلکہ پوری امتِ مسلمہ کو للکارا ہے، وہ تو حق ناشناس ہیں ان کو ہمارے نبی ؐ کی عظمت کا کیا احساس! وہ جن کے لئے دو جہاں بنائے گئے، وہ جن کے لئے جنت سجائی گئی، وہ جن کی سفارش سے دوزخ کی آگ گل و گلزار بنا دی جائے گی، وہ منتظر ہیں کہ ان کی ناموس پر قربان ہونے والے پروانے آئیں اور اپنے خون سے، اپنے مال سے، اپنی کوشش اور محنت سے یہودیوں کے ناپاک عزائم کو شکست دیں، عشقِ نبی ؐ کی کھیتی ٹھنڈے خون سے نہیں سینچی جاتی بلکہ اس کے لئے گرم خون کی ضرورت ہوتی ہے، اگر آج خاموشی اختیار کی گئی تو امتِ مسلمہ کو بار بار اس طرح کے دل دوز حادثات کی مشق کرائی جاتی رہے گی:

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لئے

مگر یہ مرنا جو ناموسِ رسالت کی حفاظت کے لئے ہو وہ تو مرنا ہی نہیں ہے بلکہ زندگی ہے حیاتِ جاوداں ہے، کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو موت کو شکست دے سکے، چاہے کتنے ہی بڑے مرتبے پر ہو مگر ایک کمزور سا مسلمان شہید ہو کر اللہ کی زبردست مخلوق یعنی موت کو شکست دے دیتا ہے، کیونکہ شہید کبھی مرتا نہیں، اس لئے آج تک مولانا محمد یوسف لدھیانوی زندہ ہیں، مفتی محمد جمیل خان زندہ ہیں، ان کا مشن زندہ ہے، مفتی نظام الدین شامزئی زندہ ہیں ہر محفل میں ان کا ذکر کسی نہ کسی بہانے آ ہی جاتا ہے، گو وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں اس کے باوجود دلوں میں رہتے ہیں، کتنی حکومتیں بدلیں، کتنے صدر اور وزیر اعظم مرے اور مرتے ہی ختم ہو گئے، شہید زندہ تھے اور زندہ رہیں گے، ہمیں ان کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔

اللہ نے ہمیں بیٹے اسی لئے دیئے ہیں کہ ہم ان کو اسلام کے مطابق پروان چڑھائیں، دین کا فدا کار بنائیں، کل جب حشر کے میدان میں حضور ؐ کا سامنا ہو تو ہمارا قول وعمل ایسا ہو کہ ہم ان کی نظرِ کرم کے قابل ہو سکیں۔

☆......☆

سامراجی نبی کے دعاوی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

یہ بات ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے نبی ہونے کا قائل اور اپنے لئے عہدۂ نبوت کا مدعی ہے اور عہدۂ نبوت کے لوازم کے طور پر مندرجہ ذیل امور اپنے لئے ثابت کرتا ہے۔

۱:......دعویٰ نبوت کا اعلان۔

۲:......خدا کی طرف سے مبعوث کئے جانے کا اقرار۔

۳:......اپنے لئے لفظ نبی کا اقرار۔

۴:......وحی نبوت کا اقرار۔

۵:......اپنے معجزات کا اقرار۔

۶:......اپنے کو نبی تسلیم کرانے کی دعوت۔

۷:......نبی معصوم ہونے کا اقرار۔

۸:......نہ ماننے والوں کو مجرم ٹھہرانا۔

۹:......ماننے اور نہ ماننے والوں کے درمیان تفریق۔

ذیل میں مرزا غلام احمد کی کتابوں سے مندرجہ بالا نکات کا علی الترتیب ثبوت پیش کیا جارہا ہے۔

دعویٰ نبوت کا اعلان

۱:... ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص:۱۱)

۲:... ''جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کرنے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں گے مگر بغیر کسی جدید شریعت کے، اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا، بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کرکے پکارا ہے، سو اب بھی ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔'' (مجموعہ اشتہارات ص:۲۳۵)

۳... ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں، اصل میں یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرلے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں، اسے نبی کہتے ہوں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے، پس ہم نبی ہیں، ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں۔''

(ملفوظات مرزا ص:۱۲۷، ج:۱۰)

آگے لکھا ہے:

''بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں، جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی، صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت وصداقت کا اظہار ہوتا، پس وہ نبی کہلائے یہی حال اس سلسلے میں ہے۔''

۴... ''پس جیسا کہ میں نے بار بار بیان کردیا ہے کہ یہ کلام جو سناتا ہوں، یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توراۃ خدا کا کلام ہے اور میں ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے۔''

(روحانی خزائن ص:۱۹/۹۵)

۵:... ''اور میں اس خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے، اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے، اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۶۸)

۶:... ''میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔'' (نزول المسیح ص:۴۸)

۲: خدا کی طرف سے مبعوث کئے جانے کا اعلان:

انبیاء کرام علیہم السلام دعویٰ نبوت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا (یعنی بھیجا گیا) ہے۔

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے الہامات اور تحریروں میں سینکڑوں جگہ اعلان کیا ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بعہدۂ نبوت مبعوث کیا گیا ہے، یہاں چند حوالے درج کئے جاتے ہیں، جن میں یہ اعلان وحی الٰہی سے کیا گیا ہے:

۱:... ''خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے

دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی ص:۷۱)

’’وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک مرتبہ بلکہ صدہا دفعہ، پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہوسکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بہت تصریح اور توضیح ہے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں، چنانچہ وہ مکالمات الہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہوچکے ہیں، ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے:

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ، دیکھو ص ۴۹۸ براہین احمدیہ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کرکے پکارا گیا ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ص:۴۳۱، ج:۳)

’’اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے: ’’ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ‘‘

(اعجاز احمدی طبع ربوہ ۱۹۰۷ء، ص:۷)

’’اور تجھے انہوں نے ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے، وہ ہنسی کی راہ سے کہتے ہیں: کیا یہی ہے جس کو خدا نے مبعوث فرمایا‘‘

(حقیقۃ الوحی ص:۸۱)

’’اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے، اے معترض کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے۔‘‘ (ایضاً ص:۹۵)

’’ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اس رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔‘‘ (ایضاً ص:۱۰۱)

لاہوری جماعت کے بانی امیر اول جناب محمد علی، مرزا غلام احمد کی نبی کے حیثیت سے مبعوث ہونے کا اعلان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

سورۃ الجمعہ میں آیا ہے:

’’خدا تو ہے کہ جس نے امی لوگوں میں سے یہ رسول مبعوث کیا کہ انہیں اس کی آیات سنائے اور انہیں پاک بنائے اور کتاب و حکمت کی ان کو تعلیم دے گو وہ پہلے عیاں طور پر غلطی میں پڑے ہوئے تھے اور نیز آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئی، وہ قوم بھی انہی لوگوں کے ہم رنگ ہوگی اور ان میں بھی اسی طرح نبی مبعوث ہوگا، جو انہیں خدا کی آیات سنائے گا اور انہیں پاک بنائے گا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے گا اور خدا غالب اور حکمت والا ہے۔‘‘

’’آیت کریمہ میں جن لوگوں کے درمیان اس فارسی الاصل نبی کی بعثت لکھی ہے، انہیں آخرین کہا گیا ہے۔‘‘

ان تمام حوالوں میں بعثت سے مراد بعثت بعدہ نبوت ہے، چنانچہ لاہوری جماعت کے امیر اول محمد علی صاحب لکھتے ہیں:

’’گزشتہ بحث میں قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوچکا ہے کہ زمانہ بعثت مصلح آخر الزمان یہی ہے اور مسیح و مہدی‘‘ اور شخص فارسی الاصل‘‘ وغیرہ سب اسی مصلح کے نام ہیں اور ٹھیک وقت پر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوکر دعویٰ بھی کردیا ہے۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز ص:۹۷، ج:۲)

۳:اپنے لئے لفظ نبی کا استعمال:

ا:’’اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے، وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا، مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔‘‘ (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۰)

۲:’’غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا، پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔‘‘

۳:’’میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی ص:۳۸۷)

۳: ''ہمارا مذہب نہیں ہے کہ ایسی نبوت پر مہر لگ گئی ہے صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے الگ ہوکر دعویٰ کیا جائے لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالیٰ اس کی وحی میں امتی بھی قرار دیتا ہے پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص:۱۸۱)

۴: وحی نبوت کا اعلان:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کا بھی برملا اعلان کیا ہے کہ اس پر جو وحی نازل ہوتی ہے وہ وحی نبوت ہے، چنانچہ اپنے رسالہ اربعین میں وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جھوٹا مدعی نبوت ہلاک کیا جاتا ہے، اس پر ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس مقام سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے، اب اس کے مقابل یہ پیش کرنا کہ اکبر بادشاہ نے نبوت کا دعویٰ کیا یا روشن دین جالندھری نے دعویٰ کیا یا کسی اور شخص نے دعویٰ کیا اور وہ ہلاک نہیں ہوئے، یہ ایک دوسری حماقت ہے جو ظاہر کی جاتی ہے، بھلا اگر یہ سچ ہے کہ ان لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے اور تئیس برس تک ہلاک نہ ہوئے تو پہلے ان لوگوں کی خاص تحریر سے ان کا دعویٰ ثابت کرنا چاہئے اور وہ الہام پیش کرنا چاہئے جو الہام انہوں نے خدا کے نام پر لوگوں کو سنایا یعنی یہ کہا کہ ان

مرزا قادیانی اپنی وحی کو توریت انجیل اور قرآن کی طرح مقدس اور یقینی سمجھتا تھا

لفظوں کے ساتھ میرے پر وحی نازل ہوئی ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں، اصل لفظ ان کی وحی کے کامل ثبوت کے ساتھ پیش کرنے چاہئیں کیونکہ:

''ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے جس کی نسبت یہ ضروری ہے کہ بعض کلمات پیش کرکے یہ کہا جائے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ہمارے پر نازل ہوا۔''

''غرض پہلے تو یہ ثبوت دینا چاہئے کہ کون سا کلام الٰہی اس شخص نے پیش کیا ہے، جس نے نبوت کا دعویٰ کیا پھر بعد اس کے یہ ثبوت دینا چاہئے کہ جو تئیس برس تک کلام الٰہی اس پر نازل ہوتا رہا وہ کیا ہے؟ یعنی کل وہ کلام الٰہی کے دعوے پر لوگوں کو سنایا گیا ہے پیش کرنا چاہئے، جس سے پتہ لگ سکے کہ تئیس برس تک متفرق وقتوں میں وہ کلام اس غرض سے پیش کیا گیا تھا کہ وہ خدا کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا ہے، جب تک ایسا ثبوت نہ ہو تب تک بے ایمانوں کی طرح قرآن شریف پر حملہ اور آیت لو تقول کو ہنسی ٹھٹھے میں اڑانا ان شریروں کا کام ہے جن کو خدائے تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں اور صرف زبان سے کلمہ پڑھتے اور باطن میں اسلام سے بھی منکر ہیں۔''

(ضمیمہ اربعین ص:۳،۴ ص:۱۱)

(جاری ہے)

بقیہ خاتم النبیینؐ

فہم سفراء سے ان کے انداز کے مطابق گفتگو ہوتی تھی اور بلا استثناء سب ہی اس گفتگو سے متاثر ہوتے تھے دوسرے آپ کی اور آپ کے کلام کی خداداد مقبولیت اور دلوں میں تاثیر بھی ایک معجزانہ انداز رکھتی ہے بڑے سے بڑا دشمن بھی جب آپ کا کلام سنتا تو متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا تھا۔

اوپر بحوالہ تورات جو صفات رسول کریم ﷺ کی بیان کی گئی تھیں ان میں یہ بھی تھا کہ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اندھی آنکھوں کو بینا اور بہرے کانوں کو سننے والا بنادے گا اور بند دلوں کو کھول دے گا' یہ اوصاف شاید اسی خصوصیت کا نتیجہ ہوں کہ رسول کریم ﷺ کو حق تعالیٰ نے صفت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا امتیازی سلیقہ عطا فرمایا تھا۔

دوسری صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ لوگوں کے لئے پاکیزہ اور پسندیدہ چیزوں کو حلال فرمادیں گے اور گندی چیزوں کو حرام' مراد یہ ہے کہ بہت سی پاکیزہ اور پسندیدہ چیزیں جو بنی اسرائیل پر بطور سزا کے حرام کردی گئی تھیں' رسول کریم ﷺ ان کی حرمت کو ختم کردیں گے' مثلاً حلال جانوروں کی چربی وغیرہ جو بنی اسرائیل کی بدکاریوں کی سزا میں ان پر حرام کردی گئی تھی' آنحضرت ﷺ نے اس کو حلال قرار دیا اور گندی چیزوں میں خون اور مردار جانور' شراب اور تمام حرام جانور داخل ہیں اور تمام حرام ذرائع آمدنی بھی مثلاً سود' رشوت' جوا وغیرہ (السراج المنیر) اور بعض حضرات نے بُرے اخلاق وعادات کو بھی گندی چیزوں میں شمار فرمایا ہے۔

(جاری ہے)

ایک سوال؟

جمال عبداللہ عثمان

انٹرنیٹ پر ایک غیر ملکی نشریاتی ادارے کی ویب سائٹ کو کلک کیا تو سامنے ایک سرخی پر نظر پڑی۔ سرخی نے چونکا دیا۔ عنوان تھا: ''احمدیوں کے اشتہار قیمتاً بھی نہیں!'' بظاہر تو سرخی زیادہ چونکا دینے والی نہ تھی لیکن جس انداز میں اسے کوریج دی گئی تھی، اس نے سوچنے پر مجبور کر دیا۔ خبر کو کلک کیا تو سائیڈ میں ملتی جلتی درجن بھر مزید اسٹوریز دکھائی دیں۔ عنوانات سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ نشریاتی ادارہ کس قدر قادیانیوں کا ہمدرد ہے؟ ملتے جلتے عنوانات کچھ یوں تھے: ''احمدی آسان ہدف بن چکے ہیں۔ احمدیوں کے خلاف تعصب کا سال۔ ربوہ میں اخبارات کے خلاف کارروائی کیوں؟'' اور توہین رسالت اور دیگر ایسے موضوعات...... جنہیں طنز بھرے اور مضحکہ خیز انداز میں بیان کیا گیا تھا۔

اس وقت جس نشریاتی ادارے کی خبروں کا تذکرہ کیا جا رہا ہے یہ ''غیر جانبداری'' کا لبادہ اوڑھ کر پون صدی سے عوام کے ذہنوں میں اپنا زہر گھول رہا ہے۔ آپ سوچیں گے آخر کیا وجہ ہے کہ یہ ادارہ ایک چھوٹی سی اقلیت ''قادیانیت'' کے لیے اتنا دردِ دل رکھتا ہے؟ اس پر تبصرہ کرنے سے قبل ہم اس نشریاتی ادارے کا تعارف پیش کرتے ہیں تاکہ دنیا پر اس کے اثرات کا اندازہ ہو سکے۔ اس مشہور برطانوی ادارے نے 14 نومبر 1922ء کو ایک گھر سے اپنی نشریات کا آغاز کیا تھا۔ یہ گھر ریڈیو ایجاد کرنے والے ''مارکونی'' کا تھا۔ صرف تین سال میں اس ادارے نے پورے برطانیہ کے لوگوں کا دماغ جکڑ لیا۔ اسی سال اس ادارے نے ایک تینتیس سالہ جان ریتھ کو جنرل منیجر بنا دیا۔ تیسری دہائی میں ٹیلی ویژن ایجاد ہوا تو اس ادارے نے 1936ء سے ٹیلی ویژن سروس بھی شروع کر دی اور اس طرح پوری دنیا کے ذہنوں پر تسلط کا خواب اس کے لیے آسان ہو گیا۔

آج اس نشریاتی ادارے کا سالانہ بجٹ 4 ارب پونڈ سے زیادہ ہے۔ اس میں تقریباً 28 ہزار لوگ ملازمت کرتے ہیں۔ صرف برطانیہ میں 2 کروڑ 50 لاکھ لوگوں سے زائد اس کے باقاعدہ کسٹمرز ہیں۔ برطانیہ میں یہ کارپوریشن 520 عمارتوں کی مالک ہے۔ 182 ممالک میں اس کی نشریات دیکھی اور سنی جاتی ہیں۔ اس ادارے کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ دنیا کی واحد سروس ہے جس کا ایک پورا ڈپارٹمنٹ براہِ راست برطانیہ کی وزارتِ خارجہ چلاتی ہے۔ دوسری جنگِ عظیم کے دوران ہٹلر کے وزیر اطلاعات گوئبلز نے بجا کہا تھا: ''ہمیں اتحادیوں کی فوج سے اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا ہمیں اس ادارے کی نشریاتی لہروں سے پہنچ رہا ہے۔''

اس ادارے نے اپنی ساکھ کی مضبوطی کے لیے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اپنی 80 فیصد رپورٹیں کسی حد تک غیر جانبداری پر مبنی بنانا شروع کر دیں۔ ان رپورٹس کی ''غیر جانبداری'' سے دنیا بھر میں اس کی ساکھ بہتر ہو گئی اور لوگ اس کی ہر خبر پر یقین کرنے لگ گئے۔ یہاں تک کہ اس ادارے کے پہلے منیجر ''جان ریتھ'' کا خواب پورا ہو گیا۔ جان ریتھ نے کہا تھا: ''میں اس ادارے کو اتنا بارسوخ دیکھنا چاہتا ہوں کہ جس خبر کو یہ خبر کہے، دنیا کی نظر میں صرف وہی ''خبر'' ہو۔'' کسی حد تک 80 فیصد غیر جانبدار رپورٹس کی اشاعت سے اس ادارے کو یہ فائدہ ہوا کہ 20 فیصد پروپیگنڈا خبروں کو بھی عوام ٹھنڈے پیٹوں ہضم کر گئے۔ اس طرح یہ ادارہ میٹھی گولیوں کے ساتھ ایک کڑوی گولی کھلانے میں بھی کامیاب ہو گیا۔

اب ہم آتے ہیں واپس اپنے موضوع کی طرف! قادیانیوں کی ''مظلومیت'' کی یہ خبریں پڑھنے کے بعد میں نے سوچا: کیا واقعتاً قادیانی اتنے مظلوم ہیں یا یہ فقط پروپیگنڈا ہے؟ میں نے قادیانیت سے متعلق خبروں کے لیے سرچنگ شروع کر دی لیکن کافی تلاش کے بعد کہیں کوئی اور خبر نظر نہ آئی۔ میں نے دیکھا اکثر خبریں اسی ادارے یا برطانیہ کے نشریاتی اداروں کی طرف سے ہی نشر کی ہوئی تھیں۔ سرچنگ کے دوران ایک اور حقیقت بھی سامنے آئی کہ یہ ادنیٰ سی اقلیت ''قادیانی'' اپنے گمراہ کن نظریات کو پھیلانے کے لیے کس قدر رسائل و جرائد کو استعمال کر رہے ہیں؟ مثلاً: دو درجن کے قریب انگریزی، اُردو، ہندی اور دوسری زبانوں میں ان کے رسائل و جرائد ہیں۔ برطانیہ سے ہی ان کا ایک ٹی وی چینل کام کرتا ہے۔ ذرا اندازہ لگائیے! اس پیمانے پر گمراہی کا کام بغیر کسی سرمایے کے کیسے ہو سکتا ہے؟ خصوصاً ٹی وی چینل کھولنا اور اس کو مستقل چلانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے لیکن چند سو افراد پر مشتمل قادیانی تنظیم اسے بخوبی انجام دے رہی ہے۔

سرچنگ کے دوران قادیانیوں کی ویب سائٹس میں ''نیوز سیکشن'' کے نام سے بنائے گئے الگ سیکشن دیکھے۔ ان میں سے ایک ویب سائٹ کے ''نیوز سیکشن'' کو کلک کیا تو قادیانیوں کے حق میں بیسیوں خبریں دیکھنے کو ملیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان خبروں میں بھی بیشتر خبریں اسی برطانوی نشریاتی ادارے کی تھی جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ گویا دنیا بھر

میں پاکستان کو بدنام کرنے کا بیڑا اس ادارے نے اُٹھایا ہے۔ اسی طرح قادیانیوں نے بھی اپنے لٹریچر اور رسائل وجرائد میں پاکستان کو خصوصی ٹاسک بنایا ہے۔ آپ محسوس کریں گے کہ قادیانیوں کی خبروں کا محور پاکستانی میڈیا، عدلیہ، پولیس، فوج اور علماء ہے جس میں اُنہیں دنیا کی کئی زبانوں میں بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جب یہ پروپیگنڈا میں نے دیکھا تو اوّل تو کافی دیر تک اس کشمکش و پیچ میں مبتلا رہا کہ آخر یہ ادارہ ہی اس ادنیٰ اقلیت کو اتنی کوریج کیوں دے رہا ہے؟ پھر جلد ہی میرے ذہن میں وہ وجہ بھی آ گئی جس کے سبب سات سمندر پار برطانیہ کو پاکستان کے چند سو قادیانیوں سے اتنی گہری دلچسپی ہو سکتی ہے! میرا ذہن ایک دم مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں کی طرف چلا گیا جس میں وہ گاہے گاہے برطانوی سرکار سے اپنی وفاداری کا دم بھرتے نظر آتے ہیں۔ اس کے لیے آپ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب کا ایک پیراگراف پڑھیے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب ''کتاب البریہ: روحانی خزائن: ج 13، ص 4'' میں لکھتے ہیں:

''میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو گورنمنٹ (برطانیہ) کا پکا خیرخواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ (برطانیہ) کی نظر میں ایک وفادار اور خیرخواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر ''مسٹر گریفن صاحب'' کی ''تاریخ رئیسان پنجاب'' میں ہے اور 1857ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر (مسلمانوں کی انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی) کے وقت سرکار انگریز کی امداد میں دیے تھے...... میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کے گزر پر مفسدوں (مجاہدین آزادی) کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔ پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا، تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد و تائید میں اپنے قلم سے کام لیتا ہوں...... میں نے بیسیوں کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔''

''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' کے عنوان سے ''تحفہ گولڑویہ'' کے ضمیمہ میں قرآن مجید کی آیت کو نعوذ باللہ انگریز کے ''احسان'' سے تقابل کرتے ہوئے ٹائٹل پر لکھا ہے: ''ھل جزاء الاحسان الا الاحسان'' (یعنی احسان کا بدلہ احسان ہی ہے) کتاب کے شروع میں اشعار کی صورت میں لکھتے ہیں:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

قارئین! یہ پیراگراف اور اشعار آپ نے پڑھے۔ ایک ایسی اقلیت...... جس نے مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر ان کے سینے میں خنجر گھونپا...... کی وکالت کر کے یہ نشریاتی ادارے مسلمانوں پر تعصب کا الزام لگاتے ہیں! اگر تعداد کے لحاظ سے دیکھا جائے تو اس وقت پوری دنیا میں مسلمان دوسرے نمبر پر ہیں اور سب سے زیادہ مظلوم بھی یہی ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے ظلم پر مغربی میڈیا انگڑائی لینا بھی بھول جاتا ہے۔ عبدالستار ایدھی جیسے ''مسلمان'' بھی صرف ڈاڑھی کی بنیاد پر امریکا کے عتاب کا نشانہ بنتے ہیں۔ فرانس میں حجاب پر پابندی لگتی ہے تو نشریاتی ادارے اسے وہاں کے قانون اور جمہوریت کا لبادہ اوڑھا دیتے ہیں لیکن ترکی میں جمہوری طریقے سے اسکارف پر سے عائد پابندی ہٹانے کی ترمیم آتی ہے تو پورا مغربی میڈیا چیخ پڑتا ہے اور ترکی میں اسکارف کے خلاف چند سو افراد پر مشتمل احتجاجی مظاہرے کو لاکھوں کا باور کرواتے ہیں۔ دنیا جہان کے ملعون تسلیمہ نسرین اور سلمان رشدی، جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں تو آزادی اظہار رائے کہہ کر انہیں ''سر'' کے خطاب سے نوازا جاتا ہے لیکن اگر کوئی شخص من گھڑت ''ہولوکاسٹ'' پر زبان کھولتا ہے تو اسے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔

پاکستان میں ''امتناع قادیانیت'' قانون ہو تو اسے آزادی اظہار رائے کے خلاف تصور کیا جاتا ہے لیکن اگر ویٹی کن سٹی میں عیسائیت کے علاوہ تبلیغ پر پابندی ہو تو اسے یہ نشریاتی ادارے کبھی موضوع بحث نہیں بناتے...... اگر مغرب ہی کے رائج کردہ ''نظام جمہوریت'' کو بنیاد بنا دیا جائے تو قادیانیوں کو عین جمہوری اُصولوں کے تحت پاکستان اسمبلی نے غیر مسلم قرار دیا ہے۔ جب یورپ کی اسمبلی جمہوریت کا لبادہ اوڑھ کر ''جنس پرستی'' جیسے قبیح ترین فعل کو قانونی شکل دے سکتی ہے تو پھر ایک اسلامی ملک میں اسلام اور جہاد کے مسلمہ اُصولوں پر تیر چلانے والے قادیانیوں کو قانونی لگام کیوں نہیں دی جا سکتی؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جو ہر مسلمان مغربی نشریاتی اداروں سے کرنے کا حق رکھتا ہے۔

☆☆..............☆☆

رُوح افزا
مشروبِ مشرق
جب چھوٹی چھوٹی باتیں کردیں موڈ خراب
اور آنے لگے غصّہ، ایسے میں رُوح افزا
مزاج میں لائے ٹھنڈک اور مٹھاس ۔
پیو ٹھنڈا ٹھنڈا،
بولو میٹھا میٹھا!
SHARBAT
ROOH AFZA
REGD.
ہمدرد
SGS
ہمدرد لیباریٹریز (وقف) پاکستان
ISO 9001: 2000 CERTIFIED
www.hamdard.com.pk

خبروں پر ایک نظر

توہین آمیز خاکوں کی دوبارہ اشاعت پر پوری امتِ مسلمہ تڑپ رہی ہے

رپورٹ: طارق محمود، اندرون سندھ...... ایک بار پھر ڈنمارک، جرمنی اور دیگر یورپی ممالک کی طرف سے گستاخیٔ رسول پر پوری امت مسلمہ بُری طرح تڑپ رہی ہے، ملک بھر میں احتجاجی مظاہروں، کانفرنسوں، ریلیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے، تمام چھوٹے بڑے شہروں کے مسلمان احتجاج ریکارڈ کرا رہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے اندرون سندھ میں بھی مظاہرے ہو رہے ہیں، ضلع بدین، میرپور خاص، عمر کوٹ، سانگھڑ، نوابشاہ، خیرپور میرس، سکھر، حیدر آباد، کوٹری میں بڑے احتجاج ہوئے، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن نے ان احتجاجی مظاہروں اور اجتماعات سے خطاب کیا۔

اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گولارچی شہر، کنری، مٹھی میں بھی زبردست مظاہرہ ہوا، جس کی قیادت مولانا محمد علی صدیقی اور دیگر علماء کرام نے کی۔ مولانا محمد عمر، مولانا فتح محمد مہری، مولانا محمد یونس، حکیم مولوی محمد عاشق اور حافظ محمد طیب صدیقی نے خطاب کیا۔ مولانا محمد علی صدیقی نے گولارچی جامع مسجد میں جمعہ کے اجتماع کے علاوہ جھڈو اور نوکوٹ میں بھی احتجاجی جلسوں سے خطاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سہ روزہ دورے پر حیدرآباد اور بدین تشریف لائے، ضلع بدین کے شہر کھڈارو میں جلسہ ختم نبوت کا اہتمام کیا گیا، جس میں مولانا شجاع آبادی کے علاوہ مولانا محمد عیسیٰ سموں، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا عبدالستار چاوڑا اور مبلغ بدین مولانا محمد یعقوب اور مولانا فتح محمد مہری اور مولانا عبدالغفار نے خطاب کیا۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کوٹری کی مسجد ختم نبوت میں احتجاجی جلسہ ہوا، جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاری کامران احمد، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا محمد عبداللہ سندھی اور مولانا یعقوب کے بیانات ہوئے۔ ۷/ مارچ بروز جمعۃ المبارک کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے زیر اہتمام بعد نماز جمعہ ایک عظیم الشان احتجاجی مظاہرہ ہوا جس میں تمام مکاتب فکر اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات نے بھرپور شرکت کی۔ مظاہرہ کی قیادت مولانا محمد علی صدیقی، مولانا امان اللہ اور مولانا عبدالقادر بھان نے کی۔ مظاہرے سے مسلم لیگ ن کے عبدالمنعم خان، پاکستان پیپلز پارٹی کے میاں سلیم، پیر موسیٰ جان سرہندی، اہلحدیث راہنما محمد صفدر، مولانا عبدالواحد چانڈیو، مولانا محمد عارف اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ مظاہرہ بخاری چوک سے شروع ہو کر پریس کلب کنری پر پُرامن طور پر اختتام پذیر ہوا۔ ۹/ مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے میرپور خاص میں بعد نماز عصر مدینہ مسجد شاہی بازار سے سبزی منڈی چوک تک احتجاجی مظاہرہ ہوا، جس سے مولانا محمد علی صدیقی کے علاوہ مولانا حفیظ الرحمٰن فیض، مفتی عبیداللہ انور، مولانا محمد عبداللہ، مولانا عبدالحفیظ سیال، مولانا محمد حیات قلندرانی، مولانا محمد ارشد اسحاق اور قاری عبدالرشید نے خطاب کیا۔ علماء کرام نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ بار بار یہود و نصاریٰ توہین رسالت کا ارتکاب کر رہے ہیں، ڈنمارک، ناروے، جرمنی وغیرہ امت مسلمہ کے جذبات سے کھیلنا بند کریں۔ مسلمان کبھی بھی اپنے نبی کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔

یہودی اور عیسائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات سے بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ مظاہروں میں ختم نبوت کے شیدائیوں اور علماء کرام نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ گستاخ ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کیے جائیں اور اپنے سفیر احتجاجاً ان ممالک سے واپس بلایا جائے، اور ان کے سفیروں کو ناپسندیدہ شخصیات قرار دے کر ملک بدر کر دیا جائے اور ان کے سفارت خانے بند کر دیے جائیں اور ان کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ ان گستاخ ممالک کی مصنوعات خصوصاً نیسلے کمپنی کی مصنوعات، ٹیلی نار، اور شیزان کا مکمل بائیکاٹ کریں تا کہ ان گستاخ ممالک کو اقتصادی طور پر مفلوج کر سکیں۔

علامہ احمد میاں حمادی کی سرپرستی میں ٹنڈو آدم، مٹھی، عمرکوٹ میں مولانا خان محمد جمالی، نواب شاہ میں مولانا محمد فیاض اور سکھر میں مولانا محمد حسین ناصر اور خلیل احمد بندھانی کی قیادت میں پروگرام ہوئے۔ جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا صاحب نے خصوصی شرکت فرمائی۔

حالیہ انتخابات میں قادیانیت کو ذلت آمیز شکست تونسہ کے غیور عوام فتح سے ہمکنار

مولانا محمد علی صدیقی...... آج سے تقریباً ۵۵ سال قبل پاکستان کے بااختیار گورنر سردار عبدالرب نشتر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ اور مولانا محمد علی جالندھریؒ سے کہا تھا: ”آپ کیا خیال کرتے ہیں کہ ملک کی پالیسی ہم بناتے ہیں، ہرگز نہیں، پالیسی تو ہمیں باہر سے آتی ہے۔“ ۵۵ سال قبل یہ حالت تھی تو اب کیا ہوگی؟ بہرحال الیکشن ہوئے نتائج سامنے آئے، ایک ٹی وی چینل پر الیکشن کے نتائج بتانے والے نے اس بات کا انکشاف کیا کہ اس مرتبہ کے الیکشن میں نو غیر مسلم حضرات نے اوپن الیکشن میں حصہ لیا، حالانکہ الیکشن فارم میں ختم نبوت پر مکمل ایمان رکھنے کی شق موجود ہے۔ اس شق کے تحت کوئی بھی غیر مسلم اوپن الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتا (سوائے مخصوص نشستوں کے جو آئین نے ان کو دی ہے) لیکن افسوس کہ اس بات کا علم صرف ایک جگہ ہوا وہ بھی حلقہ نمبر PP240 تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان کا، الحمدللہ غلامانِ ختم نبوت نے دن رات ایک کرکے اس نشست پر سے قادیانی امیدوار کو شکست دی۔ صوبائی حلقہ PP240 سے قادیانی وڈیرہ مہمند قیصرانی کے پوتے امام بخش قیصرانی نے پاکستان پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر الیکشن میں حصہ لیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری کو اطلاع دی گئی، مولانا نے مقامی علماء کرام مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا محمد شریف حیدری اور مولانا عبدالرحمن سے کہا کہ: ”مرد بن کر مقابلہ کرو“ یہ حضرات اس قادیانی امیدوار کے خلاف سرگرم ہوگئے اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے تمام مکاتب فکر کو جمع کیا اور الحمدللہ تمام مکاتب فکر کے حضرات نے مکمل تعاون کیا اور خانقاہ سلیمانیہ تونسہ کے سجادہ نشین حضرت خواجہ عبد مناف دامت برکاتہم نے گزشتہ تحریکوں کی طرح مکمل سرپرستی فرمائی اور قادیانی امیدوار کے مقابلے میں جو پروگرام ہوئے اپنے تمام احباب کے ہمراہ شریک رہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم، مولانا عبدالرشید اور مولانا عبدالستار کی ڈیوٹی انتخابات سے پچیس دن قبل حلقہ میں لگادی گئی۔ ان حضرات نے دن رات ایک کرکے قادیانی امیدوار کے خلاف مہم چلائی، اس پر ایک علاقہ کے کچھ حضرات نے ایک جگہ کہا کہ وہ کہتا ہے کہ میں قادیانی نہیں ہوں، آپ کہتے ہیں کہ قادیانی ہے، آپ ٹھہریں ہم اس کو بلاتے ہیں تاکہ فیصلہ ہوجائے، ان حضرات نے کہا کہ ضرور بلائیں، علماء کا قیام رات کو وہیں ہوا لیکن قادیانی امیدوار نہ آیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا بشیر احمد اور مولانا اللہ وسایا صاحب بنفسِ نفیس کئی دن تک حلقہ میں موجود رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک غیر سیاسی جماعت ہے، لیکن اتنی سی بات واضح ہے کہ قادیانی کنفیوسس امام ان فقیروں کی جماعت کے ہاتھوں بُری طرح شکست کھا گیا اور انشاء اللہ ناکامی قادیانیوں کا مقدر ہے، جو ان کے گلے کا ہار بنتا رہے گا۔ حلقہ PP240 سے کامیابی قیصرانی قبیلہ کے سردار میر بادشاہ خان قیصرانی کے حصے میں آئی، جن کی حمایت علاقہ تونسہ کے ایک معروف عالم دین کررہے تھے۔ قادیانی صوبائی امیدوار نے الیکشن جیتنے کے تمام حربے استعمال کئے، دیہاتوں کی مساجد میں جاکر اپنے آپ کو مسلمان باور کرانے کی کوشش بھی کی، لیکن علاقہ کے مسلمانوں کا ایک ہی جواب تھا کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے حضرات آپ کو مسلمان تسلیم کرلیں، ہم آپ کو کامیاب کرادیں گے، علماء کرام نے بھی اعلان کیا کہ ہماری اس سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں، آئے سرِعام قادیانیت سے برأت کا اعلان کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اپنے گلے میں ڈالے اور آئندہ قادیانی جماعت سے کوئی تعلق نہ رکھے ہمارا بھائی ہے لیکن اس نے اس بات کو قبول نہیں کیا۔ بہرحال قادیانی ہار گیا، غلامانِ محمد کی جیت ہوئی تونسہ کے غیور عوام اس پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔

اہلِ اسلام ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں

کوئٹہ (خادم حسین گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ڈنمارک کے اخبارات میں گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت اور توہین آمیز فلم بنانے کی جسارت پر نماز جمعہ کے بعد شہر کی مختلف مساجد سے احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں جو جامع مسجد قندھاری کے سامنے سے شروع ہوئیں اور شاہراہِ اقبال سے ہوتے ہوئے پریس کلب کے سامنے احتجاجی جلسہ میں تبدیل ہوگئیں جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا عبدالواحد، سابق رکن اسمبلی مولانا نور محمد، جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا انوارالحق حقانی سابق صوبائی وزیر مولانا اللہ داد خیرخواہ، جامع مسجد سنہری کے خطیب مولانا قاری عبداللہ منیر، جامع مسجد گول کے خطیب مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، مولانا محمد نعیم ترین اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا، اس موقع پر ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر حکومت پاکستان ڈنمارک سے سفارتی تعلقات منقطع کردے اور اہلِ اسلام ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔

سالِ نو کی پہلی سہ ماہی میں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ضلعی وعلاقائی ختم نبوت کانفرنسیں

۱:۔ ۶، ۷؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، رحیم یار خان اور ضلع بھر کا تبلیغی دورہ۔
۲:۔ ۸؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، نواب شاہ
۳:۔ ۹؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، محراب پور
۴:۔ ۱۰؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، گمبٹ
۵:۔ ۱۱؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، سکھر
۶:۔ ۱۲؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، پنوں عاقل
۷:۔ ۱۳؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، گھوٹکی
۸:۔ ۱۶؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، بہاولنگر
۹:۔ ۱۷؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، وہاڑی
۱۰:۔ ۱۸؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، خانیوال
۱۱:۔ ۱۹؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، ساہیوال
۱۲:۔ ۲۰؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، پاکپتن
۱۳:۔ ۲۱؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، اوکاڑہ
۱۴:۔ ۲۲؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، جھنگ
۱۵:۔ ۲۳؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، خوشاب
۱۶:۔ ۲۴؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، میانوالی
۱۷:۔ ۲۵؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، بھکر
۱۸:۔ ۲۶؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، لیہ
۱۹:۔ ۲۷؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، چنیوٹ
۲۰:۔ ۲۸؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، دن کو چناب نگر، رات کو فیصل آباد
۲۱:۔ ۲۹؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، شیخوپورہ
۲۲:۔ ۳۰؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، لاہور
۲۳:۔ ۳۱؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، سیالکوٹ
۲۴:۔ یکم؍اپریل ختم نبوت کانفرنس، نارووال
۲۵:۔ ۲؍اپریل ختم نبوت کانفرنس، گوجرانوالہ
۲۶:۔ ۳؍اپریل ختم نبوت کانفرنس، دن کو بھمبر، رات کو گجرات
۲۷:۔ ۴؍اپریل ختم نبوت کانفرنس، دن کو منڈی بہاء الدین، رات کو چکوال
۲۸:۔ ۵؍اپریل ختم نبوت کانفرنس، حافظ آباد
۲۹:۔ ۶؍اپریل ختم نبوت کانفرنس، چیچہ وطنی
۳۰:۔ ۷؍اپریل ختم نبوت کانفرنس، ملتان

مقامی علماء کرام ومرکزی رہنما خطاب فرمائیں گے۔

تمام مسلمانوں اور جماعتی احباب ان کانفرنسوں میں بھرپور شرکت فرما کر انہیں کامیاب فرمائیں۔

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کیا انتظام کیا؟

کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ کیا قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیاں کے بارے میں معلومات کے بارے میں حاصل کریں؟

اگر ہے تو آج ہی ملت اسلامیہ کے بین الاقوامی

ہفت روزہ ختم نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین، ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا کے علاوہ دنیا کے کئی ممالک میں بھی جاتا ہے۔

خوبصورت ٹائٹل ۔ کمپیوٹر کتابت ۔ عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شایع ہوتا ہے

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنئے — بنائیے ۔ اشتہارات دیجئے ۔ مالی امداد فراہم کیجئے